Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19 ذوالحجہ 1437 ہجری قمری | 22 تبوک 1395 ہجری شمسی | 22 ستمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 16 ستمبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میری پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے

یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مُرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۵) جناب عالی نے متفرق طور پر بہت سے اشتہارات میں لکھا ہے کہ مذہب کی خرابی کی وجہ سے دنیا میں عذاب نازل نہیں ہوتا بلکہ شوخی اور شرارت اور مرسلین کے ساتھ استہزا کرنے سے عذاب آتا ہے۔ اب سان فرانسسکو وغیرہ میں جو زلزلے آئے ہیں جناب عالی نے اپنی تصدیق کا اُن کو نشان قرار دیا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ زلزلے آپ کی تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں۔

الجواب: مَیں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ تمام زلزلے جو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات میں آئے ہیں یہ محض میری تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں کسی اور امر کا اِس میں دخل نہیں۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ میری تکذیب اِن زلزلوں کے ظہور کا باعث ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام نبی اِس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اِس طرح پر جاری ہے کہ جب دنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے تب اُس کا مبعوث ہونا دوسرے شریر لوگوں کی سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہو چکے ہیں ایک محرک ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے گذشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے اُس کے لئے اِس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا** پس اس سے زیادہ میرا مطلب نہ تھا کہ ان زلزلوں کا موجب میری تکذیب ہو سکتی ہے۔ یہی قدیم سے سُنت اللہ ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ سو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہو گئے ہیں اگرچہ اصل سبب اُن پر عذاب نازل ہونے کا اُن کے گذشتہ گناہ تھے مگر یہ زلزلے اُن کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں اور نیز اِس وجہ سے کہ میں نے براہین احمدیہ اور بہت سی اپنی کتابوں میں یہ خبر دی تھی کہ میرے زمانہ میں دنیا میں بہت سے غیر معمولی زلزلے آئیں گے اور دوسری آفات بھی آئیں گی اور ایک دنیا اُن سے ہلاک ہو جائے گی۔ پس اِس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں۔ جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک قوم کی تکذیب سے ایک دنیا پر عذاب آیا بلکہ پرند چرند بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔

غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اُس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں مینڈکیں برسیں خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ مُلک مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسیٰؑ کی خبر بھی نہ تھی اور نہ اُن کا اس میں کچھ گناہ تھا اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پلوٹھے بچے مارے گئے اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو صلیب سے قتل کرنا چاہا تھا اُن کا تو بال بیکا بھی نہ ہوا اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس بعد جب وہ صدی گذرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے اور طاعون بھی پڑی۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ عذاب محض حضرت عیسیٰ کی وجہ سے تھا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے اور بڑے بڑے سردار فتنہ انگیز جو دُکھ دینے والے تھے مُدت تک عذاب سے بچے رہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سُنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اُس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے **اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُہَا مِنۡ اَطۡرَافِہَا** یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اِس میرے بیان میں اُن بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہو گئے۔ اُن کا کیا قصور تھا۔ اُنہوں نے کونسی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مُرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدء فساد ہوتے ہیں جیسا کہ اُن قہری نشانوں سے جو حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا صرف غریب مارے گئے لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اُس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سُنّت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کر سکتا۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 164 تا 167)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(قسط ۳)

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین

”یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے“

گزشتہ تین شماروں سے ہم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایم.ٹی.اے. سے استفادہ سے متعلق ارشادات پیش کررہے ہیں تا کہ احبابِ جماعت کو ایم.ٹی.اے. کی اہمیت معلوم ہو اور وہ اپنے امام اور خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جیسا کہ حضورانور کا منشا مبارک ہے اپنا بھی اور اپنے بچوں کا بھی ایم.ٹی.اے. سے مضبوط تعلق بنائیں۔

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل اپنے خطبات، خطابات، پیغامات اور عہدیداران سے میٹنگ کے دوران یہ تاکید فرما رہے ہیں کہ ہر فردِ جماعت کا ایم.ٹی.اے. سے تعلق ہونا چاہئے۔ خلافت سے وابستگی اور جماعت سے وابستگی کا یہ سب سے آسان ذریعہ ہے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے کہ ایم ٹی اے پر میرے خطبات وخطابات اور مختلف موقعوں کی تقاریر سنیں اس سے خلافت سے وابستگی پیدا ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر احمدی بچے ایم.ٹی.اے. دیکھا کریں تو مشکل حالات میں بھی وہ جماعت سے دُور نہیں ہٹیں گے بلکہ جماعت کی محبت ان کے دلوں میں موجزن رہے گی۔

آج ایم.ٹی.اے. نے پوری دُنیا کی جماعت کو متّحد اور یکجان کر دیا ہے۔ یہ ایم.ٹی.اے. ہی ہے جس نے ابھی ہمیں جلسہ سالانہ لندن اور جلسہ سالانہ جرمنی کے روحانی ماحول کی سیر کرائی اور ہماری رُوحانی پیاس بجھائی۔ پوری دُنیا کے کروڑوں احمدیوں نے ایک ہی وقت میں ان جلسوں کے رُوح پرور ماحول کا مشاہدہ کیا۔ براہ راست اپنے خلیفہ کا خطاب سُنا اور آپ کا دیدار کیا۔ الحمدللہ۔ جن احمدیوں نے اِن دنوں میں ایم.ٹی.اے. نہیں دیکھا یقیناً ان کے لئے بہت بڑی محرومی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ایم.ٹی.اے. نہیں دیکھتے تو ہم اپنے خلیفہ سے کٹے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا میں جماعتی سرگرمیوں کی جانکاری اور علم سے کٹے ہوئے ہیں۔ جماعت میں رہتے ہوئے ایک طرح سے جماعت سے کٹے ہوئے ہیں۔ ایم.ٹی.اے. نے جو اتحاد اور یگانگت اور اکائی پیدا کی ہے اس اتحاد، یگانگت اور اکائی سے کٹے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورانور کے منشا کے مطابق ایم ٹی اے سے اپنا مضبوط تعلق جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ذیل میں ایم.ٹی.اے. سے استفادہ کے متعلق حضورانور کے مزید کچھ ارشادات پیش ہیں۔

پھر مَیں یاد دہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں
اپنے گھروں کو اس اِنعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے مثالیں بھی دی ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اُن کا صحیح استعمال برا نہیں ہے، لیکن ان کا غلط استعمال برائیوں کے پھیلانے، غلاظتوں کے پھیلانے، گناہوں کے پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہی چیزیں نیکیوں کو پھیلانے کا بھی ذریعہ ہیں۔ ٹی وی ہے، معلوماتی اور علمی باتیں بھی بتاتا ہے لیکن بے حیائیاں بھی اس کی وجہ سے عام ہیں۔ اس زمانے میں ٹی وی کا سب سے بہتر استعمال تو ہم احمدی کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ میں نے جلسوں کے دنوں میں بھی توجہ دلائی تھی اور اُس کا بعض لوگوں پر اثر بھی ہوا اور انہوں نے مجھے کہا کہ پہلے ہم ایم ٹی اے نہیں دیکھا کرتے تھے، اب آپ کے کہنے پر، توجہ دلانے پر ہم نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا ہے تو افسوس کرتے ہیں کہ پہلے کیوں نہ اس کو دیکھا، کیوں نہ ہم اس کے ساتھ جڑے۔ بعضوں نے یہ اظہار کیا کہ ہفتہ دس دن میں ہی ہمارے اندر روحانی اور علمی معیار میں اضافہ ہوا ہے۔ جماعت کے بارے میں ہمیں صحیح پتہ چلا ہے۔

پس پھر مَیں یاد دہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام آ رہے ہیں جو جہاں دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت اس پر لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افرادِ جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کا اُنہیں پتہ چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 18 راکتوبر 2013ء بمقام مسجد بیت الہدیٰ، سڈنی، آسٹریلیا، اخبار بدر 2 جنوری 2014، صفحہ 5 کالم 2)

......☆......☆......☆......☆......☆......

ہر انصار کو ایم ٹی اے دیکھنا چاہئے اور خطبات سننے چاہئیں
اس کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جو کمزور ہیں ان کو توجہ دلائیں

حضورانور نے نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا :

حضورانور نے فرمایا یہ بھی بتائیں کہ کتنے ہیں جو ایم.ٹی.اے. دیکھتے ہیں؟ کتنے ہیں جو میرے خطبات اور خطابات سنتے ہیں؟ معین کر کے Facts & Figures کے ساتھ جواب دیں۔ ہر انصار کو ایم.ٹی.اے. دیکھنا چاہئے اور خطبات سننے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جو کمزور ہیں ان کو توجہ دلائیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نیوزی لینڈ کی حضورانور کے ساتھ میٹنگ، 1 نومبر 2013، بدر 20 فروری 2014، صفحہ 10 کالم نمبر 4)

......☆......☆......☆......☆......☆......

آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں
تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور
آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ نومبر 2013 کے موقع پر مستورات سے خطاب میں فرمایا :

آخر پر میں ایک اور اہم بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفۂ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ، حضورانور کا مستورات سے خطاب، 2 نومبر 2013، اخبار بدر 27 فروری 2014، صفحہ 9، کالم 4)

......☆......☆......☆......☆......☆......

آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں
کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ نومبر 2013 کے موقع پر حضورانور نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا :

اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے ہمارے لئے زندگی بہت آسان کر دی ہے۔ تمام دن ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہمارے ازدیادِ علم کا باعث ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی معیار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح alislam.org پر ایک کلک کی دُوری پر ہزاروں کتب پڑی ہیں۔ لہٰذا جو پہلی بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں۔ کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگرامز کو follow کریں اور جو بھی آپ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار بلند ہوں۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ سے حضورانور کا اختتامی خطاب، 3 نومبر 2013 بروز اتوار، بدر 27 فروری 2014، صفحہ 10، کالم 4)

......☆......☆......☆......☆......☆......

اگر سب ایم ٹی اے سے منسلک ہو جائیں جماعت کا تربیتی معیار بہت بلند ہو سکتا ہے

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 21 مارچ 2014 میں محترمہ لطیفہ الیاس صاحبہ, بالٹی مور، یو ایس اے کی وفات پر ان کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خطبہ سننے کی طرف ان کا خاص رجحان تھا۔ ایم ٹی اے پر خطبہ سنتیں اور اس کی تحریک کیا کرتی تھیں۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

ان لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے جو لوگ ایم ٹی اے پر خطبے کو اہمیت نہیں دیتے اور سنتے نہیں۔ اگر یہ سب ایم ٹی اے سے منسلک ہو جائیں اور جماعت کا ہر فرد اس پر توجہ دینی شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تربیتی معیار بہت بلند ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق دے۔“

(خطبہ جمعہ 21 مارچ 2014، اخبار بدر یکم مئی 2014، صفحہ 11، کالم 2)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے، حضور پُرنُور کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کیلئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اس جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر ان جلسوں کا انعقاد شروع کیا تھا اور اس کا مقصد افراد جماعت کی اصلاح تھی۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کی کوشش کرنا تھا علم و معرفت میں ترقی کرنا تھا۔ پاک تبدیلیاں پیدا کر کے انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا تھا۔ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچانا تھا۔ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا تھا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے رشتے کو بڑھانا تھا۔ پس پہلوں نے اس کام کو خوب نبھایا۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی کے جلسوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ آج اس نہج پر دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کا بھی وہی مقصد ہے جو قادیان کے جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا اور جس کا میں نے مختصراً ابھی ذکر کیا ہے

ماحول جیسا بھی پاکیزہ ہو، انسان کو ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے اور ہوشیار ہو کر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے

اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو تین برائیوں، رَفث، فُسوق اور جدال سے بچنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے

یہ نہیں ہم کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے لیکن دینی ترقی کے حصول کے لئے اور اپنی اصلاح کے لئے یہ بنیاد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک بنیاد فرما دی کہ جہاں بڑے اکٹھ ہوں، مجمع ہوں ان باتوں کا بھی خیال رکھو۔ اور اگر ہم دینی ترقی کے لئے، اپنی اصلاح کے لئے جمع ہونے والے جلسہ میں ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ہماری اصلاح کے معیار بڑھیں گے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ حقیقتاً انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے اپنے نفس کی اصلاح ہو، فضولیات سے پرہیز ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو اور ہر قسم کی خود غرضی اور جھگڑے کو ختم کریں

ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے لغویات سے بچنے، حُسن اخلاق دکھانے، زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھنے، نمازوں میں سوز و گداز پیدا کرنے، تکبر سے بچنے اور ہر ایک سے ہمدردی کرنے وغیرہ امور سے متعلق اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02رستمبر 2016ء بمطابق 02 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام کالسروئے، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اس جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ افراد جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی اُس پہلے جلسہ کو اِس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوا تھا اور مسجد کے ایک حصہ میں پچہتّر (75) افراد نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بنتے ہوئے دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 629)۔ اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام اور ان کی نیّتوں میں ایسی برکت ڈالی کہ آج یہاں جرمنی میں جماعت احمدیہ یہاں کے بڑے بڑے میسر ہالوں اور کمپلیکس میں سے ایک مکمل کمپلیکس جو وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اس میں اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہے اور اس وسیع و عریض عمارت کے باوجود بعض ضروریات کے لئے باہر کھلے میدان میں مارکیاں اور خیمے لگائے گئے ہیں۔ اگر دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو ہمارے لئے آج بھی ممکن نہیں کہ اتنے وسیع اخراجات کر سکیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کے پیسے میں برکت ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

[ہال میں آواز کی گونج پیدا ہو رہی تھی اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ echo واپس آتی ہے۔ انتظامیہ جلسہ گاہ دیکھیں کہ آخر تک آواز بھی صحیح جا رہی ہے یا نہیں۔]

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر ان جلسوں کا انعقاد شروع کیا تھا (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 611)۔ اور اس کا مقصد افراد جماعت کی اصلاح تھی۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کی کوشش کرنا تھا۔ علم و معرفت میں ترقی کرنا تھا۔ پاک تبدیلیاں پیدا کر کے انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا تھا۔ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچانا تھا۔ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا تھا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے رشتے کو بڑھانا تھا۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 399)

پس پہلوں نے اس کام کو خوب نبھایا۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی کے جلسوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ آج اس نہج پر دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کا بھی وہی مقصد ہے جو قادیان کے جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا اور جس کا میں نے مختصراً ابھی ذکر کیا ہے۔

پس اگر تو ہم اس مقصد کے لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں تو ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اگر کسی میلے کے تصور کے ساتھ یہاں آئے ہیں یا ہم میں سے کوئی بھی آیا ہے تو یہ بدقسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نیک مقصد کے لئے جمع ہونے کے لئے کہا اور ہم جمع بھی ہوئے لیکن نیک مقاصد کے حصول کے بجائے دنیاوی باتوں میں پڑ جائیں۔ پس یہاں آنے والا ہر احمدی یہ بات مدّنظر رکھے کہ ان تین دنوں میں دنیا سے بالکل قطع تعلق کر لے اور اس کے بعد بھی دنیا میں رہنے کے باوجود، دنیاوی کاموں میں پڑنے

کے باوجود کہ یہ بھی ضروری چیز ہے، دنیاوی کام، روزگار ہے، کاروبار ہے، ضروری ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرنے کا عہد کر کے جائیں جو یہاں آپ میں پیدا ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے رہیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ یہی مقصد عبادات کا ہے۔ اور ذکرِ الٰہی لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ اور پھر اگر انسان حقیقی عبادت، صحیح عبادت کر رہا ہے تو پھر اس کی وجہ سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں عبادت کا ایک رکن رکھا ہے جو ہر حالت میں ہر مسلمان پر تو فرض نہیں لیکن اس کے باوجود لاکھوں مسلمان ہر سال اس فریضے کو سرانجام دیتے ہیں یعنی حج بیت اللہ کا فریضہ۔ چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ فریضہ انجام دیا جائے گا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حج کی عبادت کی طرف توجہ دلا کر مسلمانوں کو یہ کہا کہ اپنی تمام تر توجہات ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو کہ اس کے بغیر حج کا مقصد پورا نہیں ہوتا، وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ مجمع کی وجہ سے، ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بعض برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ حج کے ماحول کی وجہ سے ہر حج کرنے والے سے یہی توقع رکھی جاتی ہے کہ اس کو اس پاکیزہ ماحول کی وجہ سے کسی اور بات کا خیال نہیں آ سکتا سوائے ذکرِ الٰہی کے، تسبیح کے اور تحمید کے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو انسانی فطرت کو جانتا ہے اس نے تین برائیوں کی طرف بھی اس موقع پر توجہ دلا دی کہ تم نے ان چیزوں سے بچ کر رہنا ہے۔ پس ماحول جیسا بھی پاکیزہ ہو انسان کو ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے اور ہوشیار ہو کر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جن تین برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے پہلی فرمایا رَفَث ہے۔ شہوانی باتیں تو اس کا ترجمہ کیا ہی جاتا ہے لیکن اس کا مطلب بدکلامی کرنا، گالیاں دینا، گندی اور بیہودہ باتیں کرنا، گندے قصے سنانا، فضول اور لغو باتیں کرنا، گپیں وغیرہ مارنا، بیٹھ کے مجلسیں جمانا، یہ سب بھی اس میں شامل ہیں۔ پس یہاں وضاحت سے ہر قسم کی لغویات، فضولیات اور گپیں لگانے کی مجالس سے منع فرما دیا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حج پر جا کر یہ باتیں کون کرتا ہوگا۔ وہاں تو خالص ہو کر ہر ایک جو بھی حج پر جاتا ہے اس سے یہی توقع رکھی جاتی ہے کہ اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ پر نثار کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں جب حج پر گیا تو ایک نوجوان میرے ساتھ طواف کر رہا تھا تو طواف کرتے ہوئے بجائے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے وہ فلمی گانے گا رہا تھا۔ ہندوستان سے گیا ہوا تھا۔ تو میں نے اس سے کہا یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تو کہنے لگا مجھے تو دعائیں وغیرہ آتی کوئی نہیں کہ حج پہ کیا کی جاتی ہیں۔ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ کلکتے میں ہماری کپڑے کی بڑی دکان ہے۔ ہمارے مقابلے پہ ایک اور بڑی کپڑے کی دکان ہے۔ بڑے کاروباری لوگ ہیں۔ ان مالکوں میں سے ایک حج کر کے آیا۔ اس نے اپنی دکان کے بورڈ پر حاجی بھی اپنے نام کے ساتھ لکھ لیا ہے۔ لوگوں کی اس طرف اس وجہ سے زیادہ توجہ ہو گئی کہ حاجی صاحب کی دوکان ہے اچھا مال دیتے ہوں گے۔ تو میرے باپ نے مجھے کہا کہ مَیں تو حج پر جا نہیں سکتا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جو بھی وجہ ہو)، تم حج پر جاؤ تا کہ ہم بھی اپنا بورڈ لگا لیں۔ تو میرا تو یہ مقصد ہے کہ کاروبار کو بڑھانے کی نیت سے مَیں حج کر رہا ہوں۔ پس جب حج پر اس مقصد کے لئے لوگ جا سکتے ہیں تو پھر کسی اور عبادت یا جلسے پر کیا سوچ نہیں ہو سکتی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج کے دنوں میں فسوق نہیں کرنا۔ یعنی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہیں نکلنا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے۔ جو نیکی کا راستہ تم نے اختیار کیا ہے اس کو اختیار کئے رکھنا ہے اور برائی کی طرف نہیں جھکنا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے دنوں میں جِدال یعنی ہر قسم کے جھگڑے سے، لڑائی سے مکمل طور پر بچنا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 566-567)

یقیناً آپ نے اصلاح کے لئے یہ بڑی حقیقی اصولی بات بیان فرما دی۔ یہ نہیں ہم کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے یا اب جیسے بعض غیر احمدیوں نے ہم پر الزام لگانا شروع کیا ہوا ہے کہ ہم قادیان جاتے ہیں اس لئے اسے حج کا مقام دیتے ہیں، یہ غلط ہے۔ لیکن دینی ترقی کے حصول کے لئے اور اپنی اصلاح کے لئے یہ بنیاد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک بنیاد فرما دی کہ جہاں بڑے اکٹھ ہوں، مجمعے ہوں ان باتوں کا بھی خیال رکھو۔ اور اگر ہم دینی ترقی کے لئے، اپنی اصلاح کے لئے جمع ہونے والے جلسہ میں ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ہماری اصلاح کے معیار بڑھیں گے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اگر بدکلامی، گالیاں دینے، گندی اور بیہودہ باتیں کرنے، قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد نہیں پورا ہو سکتا۔ تو اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے۔ اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پرسکون اور پرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہوگا اور جلسے کا مقصد پورا ہوگا۔ پھر فسوق جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے کا گناہ ہے اس سے بچنا ہے۔ یہ ضروری چیز ہے کہ ہم کامل طور پر جب دینی مقصد کے لئے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر ہمیشہ ڈالے رکھیں۔

پس خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور باقی احکامات پر عمل بھی کرنا ہے۔

پھر ایک انتہائی عمل جو تعلقات کو توڑنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور پھر یہ تعلقات سالوں ٹوٹے رہتے ہیں، جھگڑے چلتے رہتے ہیں، ان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ حقیقتاً انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اپنے نفس کی اصلاح ہو۔ فضولیات سے پرہیز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو۔ اور ہر قسم کی خودغرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ایک سال یہ دیکھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور خودغرضی بعض لوگوں پر غالب آ گئی ہے اور بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث مباحثہ اور جھگڑے کی صورت بنی ہے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک سال جلسہ ہی منعقد نہیں فرمایا تھا۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، اپنا وقت اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے جلسہ کا تمام پروگرام سننا ہے۔ ہر مقرر کی تقریر میں اصلاح اور نیکی کی باتیں مل جاتی ہیں۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں کچھ نہیں ملا یا ہم بہت بڑے عالم ہیں۔ جتنے مرضی بڑے عالم ہوں کوئی نہ کوئی بات مل جاتی ہے یا کم از کم یاددہانی ہو جاتی ہے۔ اس لئے انہیں غور سے سننا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں اور پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے۔ یہاں جھگڑے اور جِدال کا سوال نہیں کہ جھگڑا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ جلسہ سے حقیقی فیض پانے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے یہ نہیں کہ جن کے پرانے جھگڑے چل رہے ہیں وہ یہاں آ کے جھگڑے کریں بلکہ ان کو بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر صلح کر کے ان کو ختم کرنا چاہئے۔ اپنی اَنانیت کو ختم کریں۔ مجھے علم ہے کہ ہر سال جلسے پر بعض خاندانوں میں، بعض لوگوں میں بعض پرانی باتوں کی وجہ سے بدمزگیاں لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بعض لوگ آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں۔ جلسہ پر تو ہر ایک یہاں آیا ہوتا ہے۔ دو ناراض گروہوں کا یا لوگوں کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے۔ یہاں تو ہر احمدی نے آنا ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ وہ کیوں جلسہ پر آیا اور وہ کیوں نہیں آیا۔ ناراض لوگوں میں، عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی جب اس طرح ان کی پرانی ناراضگیاں چل رہی ہوں تو جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو تیوریاں چڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ماتھے پر بل پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بعض لوگ دُور سے ہی یا چلتے چلتے کوئی نہ کوئی طنزیہ فقرہ کہہ جاتے ہیں اور اظہار یہ ہوتا ہے کہ جس طرح ہم نے ان کو نہیں کہا بلکہ ویسے ہی بات کہی حالانکہ حقیقت میں وہ چِڑانے کے لئے یا جان بوجھ کر کہا جاتا ہے۔ اور دوسرا فریق جو پہلے ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا ہوتا ہے وہ بھی غصہ میں کچھ کہہ دیتا ہے۔ گویا ایک لغو حرکت سے پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلتے ہیں اور پھر بعض دفعہ لڑائی تک نوبت آ جاتی ہے۔ اگر کسی کو اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں ہے تو بہتر ہے کہ جلسہ کے ماحول سے پہلے ہی خود ہی باہر چلے جائیں۔ جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ دو چار لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں جو جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور جلسہ پر آ کر بجائے جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرنے والے بن

کلامُ الامام

’’زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

جاتے ہیں۔کیا کبھی اللہ تعالیٰ پسند کرے گا کہ ایک نیک مقصد کے لئے جمع ہونے والے مومن اپنی روحانی ترقی اور نیک مقاصد حاصل کرنے کی بجائے فتنہ وفساد کو بڑھانے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے جب کامیابیاں حاصل کرنے والوں کے بارے میں فرمایا تو عاجزانہ نمازوں کے بعد لغویات سے پرہیز کرنے والوں کا ذکر فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ (المؤمنون:2۔4)یقینا کامیاب ہوگئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور لغویات سے بچنے والے ہیں۔

پس یہاں ایک نیک مقصد کیلئے آئے ہیں۔نمازوں میں تو تقریباً ہر ایک شامل ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عاجزانہ نمازیں پڑھو۔اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بنتے ہوئے نمازیں پڑھو۔ظاہری نمازیں نہ ہوں۔

باجماعت نمازوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جہاں ایک وحدت پیدا ہو، ایک جسم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور اسی طرح ایک دوسرے کی روحانیت اور نیکی بھی ایک دوسرے میں سرایت کرے اور جذب ہو۔ پس جو عاجزانہ نمازیں پڑھ رہے ہوں گے، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک رہے ہوں گے ان کا اثر کم درجے والوں پر بھی پڑے گا جو ساتھ کھڑے ہوں گے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہوئے یہ نمازیں پڑھی جارہی ہوں گی، عاجزی ہوگی تب یہ باتیں ہوں گی۔کئی لوگ مجھے لکھتے بھی ہیں کہ جلسہ کے دنوں میں خشوع وخضوع کی نمازوں کا انہیں بہت مزا ملتا ہے تو اس مزے کو حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے تاکہ ان مومنین میں شامل ہونے والے بن جائیں جو فلاح پانے والے ہیں، جو کامیاب ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے والوں اور کامیاب ہونے والوں کے لئے مختلف ذریعے بنائے ہیں۔ان ذریعوں کے اپنانے سے حقیقی اور مکمل کامیابی ملتی ہے۔

جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دوسرا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لغو سے اعراض کا فرمایا ہے۔ پس اس طرف بھی ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں بھی اور بعد میں بھی خاص توجہ دینی چاہئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اللَّغۡو کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں تمام چیزیں آجاتی ہیں۔یعنی ہر قسم کا جھوٹ، ہر قسم کے گناہ، تاش، جوٴا، گپیں مارنا، نکتہ چینیاں کرنا۔یہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد3 صفحہ 171)

تاش جُوئے کی مثال آپ نے دی ہے اس سے مجھے "WhatsApp" پر بھیجی ہوئی ایک تصویر یاد آ گئی۔بعض لوگوں پر تو نیک ماحول اور نیک اور مقدس مقامات کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ایک حج پر جانے والے کا تو مَیں نے ذکر کیا ہے، اس کی مثال دی ہے۔جس تصویر کا مَیں ذکر کر رہا ہوں وہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی تصویر تھی جس میں ایسے لوگ بھی تھے۔کچھ لوگ قرآن کریم یا کچھ کتابیں پڑھ رہے ہوں گے یا حدیث وغیرہ جو بھی پڑھ رہے تھے۔لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔مسجد کا ماحول صاف نظر آرہا ہے اور وہاں تاش کھیل رہے تھے۔لکھنے والے نے اس پہ comment اپنا یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔تو یہ حال ہے بعض لوگوں کا کہ عبادتوں میں بھی لغویات کرنے سے باز نہیں آتے لیکن پھر بھی یہ لوگ پکے مسلمان ہیں اور احمدی کافر! یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ سے بھی عملاً استہزاء کر رہے ہیں۔ان سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔پس یہ نمونے جو ہم غیروں کے دیکھتے ہیں تو ہمیں ان سے سبق لینا چاہئے کہ کبھی ہمارے اندر ایسی باتیں پیدا نہ ہوں اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں بار باران لغویات سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لغویات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں‘‘۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ 198)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام لغویات کی نشاندہی فرمادی۔اب جتنی باتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ایک لغو کام دوسرے لغو کام کی طرف لے کر جاتا ہے اور اگر غور کریں تو لغو کام لغو باتیں اور لغو حرکتیں جن سے سرزد ہوتی ہیں وہ لغو مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔لغو لوگوں کی صحبت سے اور میل ملاپ سے، تعلقات سے اور لغو قسم کے جوشوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر جوش میں آجانا اور غصہ میں آجانا ان سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔اب اعتکاف پر بیٹھ کر تاش کھیلنے والوں کی مَیں نے مثال دی ہے۔کہنے کو تو مسجد میں بیٹھے ہیں، اعتکاف میں بیٹھے ہیں، لیکن عبادت کے مقصد کو پورا کرنے کی بجائے لغویات میں مبتلا ہیں۔اب ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی ویسے ہی لوگ ہوں گے جیسے یہ ہیں۔ایسے لوگوں کی صحبت بھی خراب کرتی ہے چاہے وہ مسجد میں بیٹھے ہوں۔لیکن ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ایسی مجلسیں ہوں جن کے ساتھ بیٹھنے والے کبھی ردّ نہیں کئے جاتے۔اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ہماری سچائی کے معیار اعلیٰ ہوں جو دوسروں کو بھی ہمارے عملی نمونوں کو دیکھ کر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بنادے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’ایک اَور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے‘‘۔فرمایا ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔جب خدا ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 245-246۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ڈیوڑھی کیا ہے؟ ڈیوڑھی کہتے ہیں کسی گھر کے مَین (main) دروازے کو، مین گیٹ (main gate) کو۔جب خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے قریب آگیا، دروازے پر آگیا تو پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کا اندر آنا کوئی بعید نہیں۔کوئی تعجب نہیں کرسکتا کہ وہ اندر نہیں آئے گا۔پس اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے والوں اور حسن اخلاق دکھانے والوں، نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہوجاتا ہے اور اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ اگر نیکیوں میں باقاعدگی رہے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنا بنا لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا گھر میں آنا یہی ہے کہ اس بندے کو اپنا بنالے اور جب اللہ تعالیٰ اپنا بنالیتا ہے تو عبادات میں بڑھنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی انسان کو توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔پس نیکیوں سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہم یہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔جب یہ مقصد ہے تو پھر صرف تقریریں سن کر علمی حظ اٹھانے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔جب تک ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا نہ کریں۔اور عملی تبدیلیوں کے لئے جہاں عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے وہاں اعلیٰ اخلاق اور لغویات سے بچ کر ایک دوسرے کا بھی حق ادا کرنا ہے۔پس اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی ہوئی ہے اور ہماری غلطیاں ابھر کر غیروں کے سامنے نہیں آتیں ورنہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو ہمیں پتا لگے گا کہ کتنی کتنی غلطیاں ہیں اور ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معیار کے مطابق کتنی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور یہ کمزوریاں جماعت

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ مارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11/ مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 146۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اگر ہماری عبادتوں کے معیار اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ اگر ہمارے اخلاق اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ اگر ہم لغویات میں گرفتار ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم احمدیوں پر ہے اور ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 366۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صرف یہ کہنا کہ مَیں عقیدے کے لحاظ سے نہایت پختہ احمدی ہوں کافی نہیں ہے اگر نیک اعمال نہیں ہیں، اگر اعلیٰ اخلاق نہیں ہیں۔ کیونکہ اعمال صالحہ میں کمزوریاں آہستہ آہستہ ایمان میں کمزوری کا بھی باعث بن جاتی ہیں۔

پھر نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 367۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان دنوں میں اور ہمیشہ اپنی نمازوں میں سوز و گداز پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق مضبوط ہو۔ اور ان جلسوں میں شامل ہونے کا حقیقی مقصد تو یہی ہے کہ ہم روحانی طور پر ترقی کریں۔

آپس میں اچھے تعلقات اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو‘‘۔ فرمایا ’’جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 369۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہوسکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔‘‘ چاہے وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرو۔ فرمایا: ’’خدا سب کا ربّ ہے۔‘‘ صرف مسلمانوں کا ربّ نہیں ہے۔ خدا تو ہر ایک کا ربّ ہے چاہے وہ کوئی ہو۔ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو‘‘۔ انسانیت کے ناطے ہر ایک سے ہمدردی کرنی چاہئے اور مسلمانوں کی خاص طور پر کرو۔ ’’اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 371۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور جو لوگ متقی ہوں، صالحین میں شمار ہوتے ہوں ان کے ساتھ تو پھر مزید تعلق بڑھ جاتا ہے اور بڑھنا چاہئے۔

پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہمیں اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والا بنا سکتی ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات ہمارے اندر ہوں گے، تکبر کو ہم دل سے نکالنے والے ہوں گے، اپنی اولاد کی طرح ایک دوسرے سے نرمی اور ملائمت سے اور پیار سے بات کرنے والے ہوں گے۔ اگر یہ چیزیں ہوں گی تو ان تمام جھگڑوں اور فسادوں سے بچنے والے ہوں گے جو ہمیں بسا اوقات ابتلا میں ڈال جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں جلسے پر بھی ایسے اظہار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مَیں کہوں گا کہ ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد اپنی روحانی اور عملی حالت کو ترقی دینا ہے اور یہ مقصد ہم اس وقت پورا کر سکتے ہیں کہ ایک کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ پس ان دنوں میں بہت توجہ سے اس بات کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں۔ حالات کی وجہ سے اگر بعض دفعہ داخلی راستوں پر چیکنگ وغیرہ میں وقت لگ جائے تو وہاں بھی برداشت کریں۔ حوصلے اور صبر سے کام لیں اور بیشمار یہ جو کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات ہیں، مرد اور عورتیں ہیں، بچے بچیاں ہیں ان سے بھرپور تعاون کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون کس عمر کا ہے۔ یہ دیکھیں کہ جو اس کے ذمہ کام دیا گیا ہے وہ اس کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو کوئی باتیں کہہ رہا ہے جس پر آپ نے عمل کرنا ہے۔ ان کے لئے دعائیں بھی بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں کام کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم جلسہ سے حقیقی فیض پانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○
اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)
حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب
’’خدا کی قسم‘‘
کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔
E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم عبدالکریم ایت العربی صاحب (2)

منہاج الطالبین

دوران تحقیق میں نے بکثرت یہ الزام بھی پڑھا کہ احمدی نماز نہیں پڑھتے اور خاص طور پر جماعت احمدیہ مراکش کے ایک معروف شخص کے بارہ میں کسی کی شہادت بھی پڑھنے کو ملی جس میں اس نے کہا تھا کہ وہ ذاتی طور پر اس احمدی کو جانتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ یہ احمدی نماز نہیں پڑھتا۔

جب یہ بات میری نظر سے گزری تو میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ پر اس بارہ میں کچھ مواد تلاش کرنے کی کوشش کی۔ میرا خیال تھا کہ شاید جماعت زُہد کی تعلیم کے ذیل میں یا بعض اذکار و وظائف کے ضمن میں کہیں اس چیز کا بھی ذکر کرتی ہوگی کہ فلاں قسم کا زُہد یا فلاں قسم کا ذکر نماز سے افضل ہے۔ ساری ویب سائٹ چھان ماری لیکن مجھے اس طرح کی کوئی بات تو نہ ملی تاہم ''منہاج الطالبین'' نامی ایک ایسی کتاب مل گئی جس میں اس موضوع سے متعلق کچھ مواد تھا۔ اس کتاب کی فہرست پڑھتے ہی میرے دل میں اس کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوگیا۔ چنانچہ میں نے اسے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کتاب کی ابتدا میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیا ہے جنہوں نے آپ کے بارہ میں یہ کہا تھا کہ: ''وہ خالی بیٹھے رہتے ہیں۔ کام کیا کرتے ہیں؟ ہمیں تو ان کا کوئی کام نظر نہیں آتا۔'' اور اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ: ''ایسے لوگوں کے لئے میں اپنی طبیعت کے برخلاف اپنے کام بیان کرتا ہوں تا کہ جن دوستوں کو اس بارے میں شک ہو ان کا شک دور ہو جائے۔'' اس کے بعد آپؓ نے اپنا روزمرہ کے کاموں کا شیڈیول بیان فرمایا ہے۔

مَیں ایک طرف اسے پڑھتا جا رہا تھا تو دوسری طرف میرے ذہن میں تفسیر کبیر گردش کر رہی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ جس کا روزمرہ کا پروگرام اس قدر غیر معمولی کاموں سے معمور ہو وہ تفسیر کبیر جیسا گہرا علمی اور تحقیقی کام کس طرح کر سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ فرض کریں کہ اگر مرزا غلام احمد خدانخواستہ جھوٹے تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو اس طرح کی مشقّت میں کیوں ڈالا کہ وہ اپنے روزمرہ کاموں کی انجام دہی میں نہ چین سے سو سکتا ہے نہ اطمینان سے کھانا کھا سکتا ہے اور نہ دنیاوی اعتبار سے راحت وسکینت سے اپنے دن گزار سکتا ہے؟ اگر مرزا صاحب جھوٹے تھے تو ان کا بیٹا کیوں دن رات اسلام کی ترقی کی خاطر قرآن کریم کے خزانے نکال نکال کر دنیا کے سامنے پیش کرنے میں اس طرح مصروف ہے کہ اس جہاد میں نہ اسے اپنی پرواہ ہے، نہ اپنے اہل وعیال کی اور نہ اپنی صحت کا خیال ہے؟

میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ذہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی آ گئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ جب آنے والا مسیح آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کی غیر معمولی اولاد ہوگی۔ جب میں نے اس پیشگوئی پر غور کیا تو میرا دل ایسے عجیب وغریب جذبات سے بھر گیا جن کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ پہلے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اس وقت بشارت پا کر خبر دی جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت اور آپ کی عظمت کے قیام کے لئے تاریخی جدوجہد میں مصروف تھے۔ اور پھر نہ صرف وہ موعود بیٹا پیدا ہوا بلکہ انہی صفات کا حامل بن کر آیا جن کا ذکر قبل ازیں وحی ربّانی میں ہو چکا تھا۔ اور یہی وہ بطل جلیل ہے جس کے ذریعہ کلام اللہ کا فہم پھیلایا گیا اور تفسیر کبیر جیسی عظیم تفسیر دنیا میں ظاہر ہوئی جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اسی نہج پر سوچتے سوچتے میں قطعی نتیجہ پر پہنچ گیا کہ مسیح موعود کی آمد اور ان کی شادی اور اولاد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچی تھی اور یہ آپؐ کی عظمت اور صداقت پر بیّن دلیل ہے۔ اور اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سچے ہیں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ وہی موعود فرزند ہیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ذکر فرمایا ہے۔

منہاج الطالبین کے اس حصہ کے مطالعہ سے بیعت کے راستہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور ہو گئیں اور میں انشراح صدر کے ساتھ بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔

{یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس عاجز (محمد طاہر ندیم) کو ''منہاج الطالبین'' کا عربی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں یہاں خلافت کی برکت کے بیان اور شکر نعمت کے طور پر یہ عرض ہے کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بہت سال پہلے ہو چکا تھا۔ خاکسار نے عربی ترجمہ شروع کرنے سے قبل انگریزی ترجمہ پر ایک نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ اس میں صرف منہاج الطالبین کے مضمون کو ہی شائع کیا گیا تھا اور اس میں حضورؓ کے روزمرہ پروگرام والے حصہ کا ترجمہ شامل نہیں کیا گیا۔ خاکسار نے یہ معاملہ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے راہنمائی چاہی تو حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ یہ اردو میں چھپنے والی کتاب کا حصہ ہے اسلئے آپ اس کا بھی ترجمہ کریں۔ اور جیسا کہ قارئین کرام نے ابھی پڑھا ہے کہ مکرم عبدالکریم ایت العربی کیلئے جو نقطہ بیعت کا مرحلہ عبور کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوا وہ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ روزمرہ کا پروگرام تھا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ (ندیم)}

شرائط بیعت کا مطالعہ، رؤیا اور بیعت

مَیں بیعت کے لئے تو تیار ہو گیا تھا لیکن بیعت کو سمجھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کیلئے میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کا مطالعہ کر لوں۔ میں نے یہ کتاب ڈاؤن لوڈ کی اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ میں اس گلدستۂ نصائح میں اس قدر کھویا کہ ساری رات اس کتاب کے مطالعہ میں بیت گئی۔ میں نے نماز فجر کے بعد مطالعہ جاری رکھنے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ کر سکا کیونکہ مجھے ہر سطر پر رونا آ رہا تھا۔ میں اپنی حالت پر غور کرتا اور پھر اس کتاب میں مذکور مطلوبہ حالت کا خیال دل میں لاتا تو آنسوؤں کا سیلاب نہ روک سکتا۔ میں نے کہا کہ علماء ومشائخ نہ جانے کس چیز پر تکبر کرتے ہیں اور میرے جیسے نہ جانے کتنے ہیں جو خشک علم پر ناز کر کے قبول حق کے راستے میں اَنا کے پہاڑ کھڑے کر لیتے ہیں۔ کتنے ہی اپنی بصیرت پر ناز کرنے والے ایسے ہیں جن کی آنکھوں کے سامنے تعصب کی دیواریں آ جاتی ہیں اور انہیں حق کی روشنی کی کوئی کرن بھی دکھائی نہیں دیتی۔

میری اَنا کا پہاڑ بھی ٹوٹ چکا تھا اور آنکھوں کے سامنے سے تعصب واَنا کی آہنی دیوار کے پاش پاش ہونے کے بعد اب حق کی روشنی میری آنکھوں کو خیرہ کئے جا رہی تھی۔ میں نے بیعت فارم پُر کرنا چاہا تو ایک رات مسجد میں عبادت کرنے کا پروگرام بنایا۔ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارنے کے بعد جب مَیں سویا تو ایک رؤیا دیکھا۔ مَیں قبل ازیں خوابوں کو کوئی اہمیت نہ دیتا تھا۔ لیکن یہ عجیب رؤیا تھا جس کی سچائی میرے لئے روشن تھی کیونکہ اس کا تعلق میری موجودہ حالت سے تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ میں ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی کرسی پر بیٹھا ہوں اور میں نے سفید لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ کرسی اور لباس کا رنگ باہم اس قدر مشابہ ہے کہ دونوں کے مابین فرق کرنا مشکل ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ میں مولویوں کے ساتھ ایک مناظرہ کرنے والا ہوں جو میرے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں بیٹھے ہیں۔ تمام مولویوں نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا ہے اور ان کے لباس میں سے سوائے ان کے چہرے کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ان میں سے بعض کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں لیکن خواب میں ان کے جسم ہاتھی کے جسم کے برابر ہیں۔ میں ان بھاری بھرکم وجودوں کے سامنے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہوں۔ مناظرہ شروع ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ کے جملہ عقائد پر بحث ہوتی ہے۔ میں ان کے تمام سوالوں کے جواب دے دیتا ہوں اور پھر ان کے سامنے ایسے سوال رکھتا ہوں جن کا جواب دینے سے وہ عاجز آ جاتے ہیں۔ مجھے خواب میں پیش کئے جانے والے اپنے دلائل اور سوال تو یاد نہیں رہے تاہم اتنا یاد رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سب پر غلبہ اور کامیابی بخشتا ہے۔ اس رؤیا کے بعد میں نے اگلی صبح بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

معرفتِ الٰہی اور محبتِ رسولؐ

بیعت کے ساتھ ہی مجھے ان سوالوں کا جواب بھی مل گیا جن کے بارہ میں مَیں نے تحقیق شروع کی تھی۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل کی جائے؟ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بہت سا مواد موجود ہے لیکن جو حصہ مجھے سب سے زیادہ پیارا لگا اور جسے پڑھ کر میرے وجود کا ذرّہ ذرّہ خدا تعالیٰ کے عشق میں ڈوب گیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی زبان میں حمدیہ قصائد ہیں۔

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تعلق ہے تو احمدیت کے ذریعہ جب میرا حقیقی اسلام اور اس کی پیاری تعلیم سے تعارف ہوا اور جب یہ پتہ چلا کہ اسلام تو امن وسلامتی کا دین ہے، وہ تو کافر اور جانی دشمن سے بھی پیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں بے جا شدت پسندی اور سختی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جب یہ پتہ چلا کہ اسلام کی تعلیم محکم ہے اس میں ناسخ ومنسوخ کا کوئی تصور نہیں۔ نیز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں پر غور کرنا شروع کیا تو نہایت پُرجوش طریق پر دل کی گہرائیوں سے درود شریف ادا ہونے لگا اور ویسی محبت کے ابتدائی نقوش پیدا ہونے شروع ہو گئے جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تمام رشتوں اور قرابتوں سے پیاری اور محبوب ہو جاتی ہے۔

پھر خلافت سے تعلق اور خلیفہ وقت کی احمدیوں کے ساتھ محبت اور خطبات کے ذریعہ تربیت اور راہنمائی اور ہمدردی کو دیکھ کر میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ میں نے سوچا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم صادق کے خلیفہ کی انسانیت کیلئے محبت وشفقت کا یہ عالَم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں اور آپ کی محبت وشفقت کا عالَم کیا ہوگا؟!

تبلیغ، ثمرات اور افضالِ الٰہی

میری اہلیہ پہلے پہل جماعتی سرگرمیوں میں شامل ہونے پر میری مخالفت کرتی تھی لیکن خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ اس کی حالت تبدیل ہونی شروع ہو گئی۔ ایک روز میں نے اسے دنیا کے واقعات بیان کر کے کہا کہ ہمیں خود کو اور اپنی اولاد کو آنے والے خطرات اور حادثات سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور پھر اس بارہ میں جماعت کا موقف بیان کیا تو اس کا دل بیعت کرنے کی طرف مائل ہو گیا۔ میں اپنی گاڑی سے بیعت فارم لے کر آیا تو وہ کہنے لگی کہ مجھے معذور سمجھیں۔ مجھ میں اپنے والدین کی مخالفت برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے۔ میں اس کی صورتحال کو بہتر سمجھتا ہوں اور اسے معذور سمجھتا ہوں۔ تاہم اس واقعہ کے بعد وہ ہر لحاظ سے میری معاون ومددگار بن گئی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ایک روز وہ بیعت کر لے گی۔

مَیں نے اپنے کام پر دو مخلص دوستوں کو آہستہ آہستہ تبلیغ شروع کی تو بفضلہٖ تعالیٰ دونوں نے بیعت کر لی اور اب وہ بڑے اخلاص سے نظام جماعت سے منسلک ہیں۔

میرے علاقہ میں آہستہ آہستہ احمدیوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ شروع شروع میں تو میرے گھر پر ہی کبھی کبھی ہم مل بیٹھتے تھے لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جگہ کا معجزانہ طور پر انتظام کر دیا۔

ہوا یوں کہ ایک مراکشی عورت کا جماعت سے تعارف ہوا جو کہ ایک یورپین ملک میں رہائش پذیر ہے۔ اس نے اپنے بھائی کو اس بارہ میں تحقیق کرنے کا کہا۔ اس کا یہ بھائی ہمارے علاقے میں رہتا ہے۔ تحقیق کے بعد اس عورت کے بھائی نے بیعت کر لی جبکہ یہ عورت باوجود مطمئن ہونے کے ابھی بیعت ارسال نہ کر سکی تھی۔ اسی دوران اس عورت کا مراکش میں آنا ہوا تو اس کے بھائی کی درخواست پر میں نے اپنی گاڑی پر اسے ائیرپورٹ سے گھر پہنچانے کی خدمت سرانجام دی۔ راستے میں اس عورت نے کہا کہ اسی علاقے میں اس کا ایک گھر ہے جسے بوقت ضرورت جماعتی ضرورت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یوں ہمارے لئے جگہ کا بھی انتظام ہو گیا۔ اور پھر اسی سال اس خاتون نے یورپ میں ہی بیعت بھی کر لی۔

میرے کام پر میری بہت مخالفت ہوئی یہاں تک کہ میں نے احتیاطاً کوئی اور کام تلاش کرنا شروع کر دیا اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھ دیا۔ کچھ دیر بعد حضور انور کی دعا سے ایسی عجیب تبدیلی ہوئی کہ نہ صرف مجھے میری مرضی کی جگہ دے دی گئی بلکہ میرے اختیارات میں اضافہ ہو گیا اور ساری مخالفت محبت میں بدل گئی۔

مَیں نے کئی مولوی حضرات کے ساتھ بحث مباحثے بھی کئے۔ ان میں سے ایک میں مولوی نے کہا کہ تم اپنے اچھے اخلاق اور حسن کلام سے لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالو۔ میں نے کہا کہ یہ اس اسلامی تعلیم کا اثر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم صادق نے آ کر سمجھائی ہے۔

میں خدا کی کس کس نعمت کا شکریہ ادا کروں؟ یہ محض اس کا فضل ہے کہ امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور خلافت سے اخلاص ومحبت کے ساتھ جڑنے کا اعزاز بخشا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 2016)

یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے

ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اتنا یقین ہو اور اس پر قائم ہوں کہ وہی ہے جو ہماری پرورش کرنے والا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22؍جولائی 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال محنت و مشقت کی عادت اور صحت کے قائم رکھنے اور جسم کو چست رکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا معمول تھا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ سست ہرگز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور مشقت سے نہ گھبراتے تھے۔ جب کسی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پا پیادہ بیس پچیس میل کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے اور سواری پر کم چڑھتے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی۔ اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اُٹھ کر سیر کے لئے چل پڑتے تھے اور وڈالہ تک پہنچ کر (جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے تقریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے) صبح کی نماز کا وقت ہوتا۔

سوال حضور انور نے واقفین زندگی اور مربیان کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا یہ نمونہ ہے ہمارے لئے، خاص طور پر واقفین زندگی کے لئے جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام ہے جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں کہ اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کے لئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ جتنے بڑے کام ہمارے مبلغین کے سپرد ہیں، مربیان کے سپرد ہیں انہیں اپنے آپ کو چست اور صحتمند رکھنے کے لئے ورزش کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہئے۔ ان مغربی ممالک میں غیر صحت مند غذا ابھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی جنک فوڈ (junk food) کہتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تھوڑا بہت کھانا پکانا بھی مربی کو آنا چاہئے۔ ہمیں صحتمند واقفین زندگی اور مربیان چاہئیں۔ اس لحاظ سے انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی صحت کے حوالے سے لاپرواہ اور سست نہ ہوں تا کہ اپنے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں۔

سوال وہ لوگ جنہیں یہ فکر لگا رہتا ہے کہ ہماری نیکی کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا یہ اس لحاظ سے بڑی اچھی بات ہے کہ انسان اپنا جائزہ لیتا رہے کہ نیکی یا عبادات میں جو شوق پہلے تھا اس میں کمی کیوں ہوئی اور یہ فکر ہو کہ زیادہ دیر نہ رہے اور اس کے علاج کی فکر کرے۔ تو بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کوئی برائی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ نیکی اور کم نیکی کی جو حالت ہے وہ آتی جاتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک شخص آیا۔ آپ کے ایک صحابی آئے۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں تو منافق ہوں۔ میں جب آپ کے پاس مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ یعنی نیکی کی اور دلی پاکیزگی کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہی تو مومن کی علامت ہے۔ تم منافق نہیں ہو۔

سوال حقیقت میں نیکیوں میں آگے بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے کون لوگ ہیں ؟

جواب حضور انور نے فرمایا حقیقت میں نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکر مند رہتے ہیں کہ ان کی نمازوں میں دعاؤں میں کمی کہیں ان کی کسی کمزوری اور معصیت کے نتیجہ میں نہ ہو۔ اس وجہ سے انہیں ایسا روحانی مریض نہ بنا دے جو ناقابل علاج ہو جس کی بیماری بہت پھیل چکی ہو۔

سوال اپنی دینی حالت کے سُدھار میں لاپرواہی کرنے والوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو وہ خوش قسمت تھے کہ جب اپنی حالت پر غور کر کے فکر مند ہوتے تو آپ کی صحبت میں چلے جاتے تھے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے اپنا علاج کر لیتے تھے۔ لیکن ہمیں تو اس فکر میں رہتے ہوئے اپنی عبادتوں، دعاؤں اور استغفار کے ذریعہ کو ہمیشہ اختیار کئے رکھنا چاہئے اور اس ذریعہ سے اپنا علاج کرتے رہنا چاہئے۔ اگر ہمارا وہم بھی ہو تو یہ وہم بھی لاپرواہی کی نسبت بہتر ہے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ لاپرواہی خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ دین سے بھی ہم دور ہٹ جاتے ہیں۔ پھر ناقابل علاج روحانی مریض بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بہت توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال خوشی اور غمی کا تعلق احساسات سے ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضورؓ نے فرمایا یہ احساسات کا عجیب سلسلہ ہے۔ ایک بات ایک کے لئے خوشی کی گھڑی اور راحت کی ساعت ہوتی ہے مگر دوسرے کے لئے ماتم کا اثر رکھتی ہے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو نہ کسی کی خوشی میں حصہ ہوتا ہے نہ غم میں۔ یہ مضمون مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فقرے میں سکھایا تھا۔ ایک دن 1907ء کی بات ہے۔ اخبار پڑھتے ہوئے مجھے آواز دی۔ ''محمود!'' یہ آواز اس طرح دی کہ جیسے کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ جب میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خبر سنائی۔ ایک شخص مر گیا ہے۔ اس پر میری ہنسی نکل گئی اور میں نے کہا مجھے اس سے کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے گھر میں تو ماتم پڑا ہو گا اور تم کہتے ہو مجھے کیا؟۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس کے ساتھ تعلق نہ ہو اس کے رنج کا اثر نہیں ہوتا''۔ اور اسی طرح اگر کوئی خوشی کی بات ہے تو اس خوشی کا اثر نہیں ہوتا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دینی غیرت کا کیا واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ؟

جواب حضورؓ فرماتے ہیں حضرت خلیفہ اوّلؓ کے متعلق مجھے یاد ہے کہ وہ عبدالحکیم مرتد پٹیالوی سے جب وہ احمدی تھا بہت محبت کیا کرتے تھے اور وہ بھی آپ سے بہت تعلق رکھتا تھا۔ عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اولؓ سے پوچھ کر لکھا تھا۔ جب عبدالحکیم نے اپنے ارتداد کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا آپ نے گھبرا کر اپنے شاگردوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ جاؤ اور جلدی میرے کتب خانے میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو۔

سوال بعض لوگ جنہیں جماعتی طور پر کوئی سزا ملی ہو وہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ میرے معاملے میں غلط کارروائی ہوئی ہے اور دوسرے کی حمایت کی گئی ہے۔ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ایک اختلاف بڑا نظر آئے لیکن اگر وہ کسی فتنے کا موجب نہ ہو تو اس اختلاف رکھنے والے کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن ایک دوسرا شخص خواہ اس سے کم اختلاف رکھتا ہو لیکن اس کا اختلاف کسی فتنے کا موجب ہو تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے ایک دفعہ ایک دوست نے پوچھا کہ میں ابھی شیعیت سے نکل کر آیا ہوں اور حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے افضل سمجھتا ہوں۔ پس کیا اس عقیدے کے ہوتے ہوئے مَیں آپ کی بیعت کر سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں لکھا کہ آپ بیعت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ چند آدمیوں کو (سزا کے طور پر) قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا مگر وجہ صرف یہ تھی کہ وہ پنجوقتہ نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ درحقیقت بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں حالانکہ وہ اصل میں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی ہیں حالانکہ اصل میں وہ بڑی ہوتی ہیں۔

سوال تبلیغ کے لئے کیا ذرائع استعمال کرنے چاہئیں اور کس طرح کرنی چاہئے اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں تبلیغ اشتہارات کے ذریعہ ہوتی تھی۔ وہ اشتہارات دو چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان سے ملک میں تہلکہ مچ جاتا تھا۔ ان کی کثرت سے اشاعت کی جاتی تھی۔ اس زمانے کے لحاظ سے کثرت کے معنی ایک دو ہزار کی تعداد کے ہوتے تھے۔ بعض اوقات دس دس ہزار کی تعداد میں بھی اشتہارات شائع کئے جاتے تھے لیکن (فرماتے ہیں کہ) اب ہماری جماعت بیسیوں گنا زیادہ ہے۔ اب اشتہاری پروپیگنڈہ یہ ہو گا کہ اشتہارات پچاس پچاس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں پھر دیکھو کہ یہ اشتہارات کس طرح لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مصلح موعودؓ کو بچپن میں کیا کہانی سنائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں جناب امام ہمام علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل کہانی سنائی کہ ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لُوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لُوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اسے فرمایا کہ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (الذاریات:23) (یعنی آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو بشرطیکہ نیکیوں پہ قائم رہو۔) فرمایا کہ ''تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو اپنی جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا تھا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواَب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے کوئی اور آیت بتلاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (الذاریات:24) کہ یعنی آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم یقیناً یہ حق ہے۔ یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا خیال کر کے تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔

سوال اس کہانی کے حوالہ سے حضور انور نے ہمیں کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اتنا یقین ہو اور اس پر قائم ہوں کہ وہی ہے جو ہماری پرورش کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہمیں پالتا پوستا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہی پاک اور سچا خدا ہے اور اسی سے ہمیں ڈرنا چاہئے اور اسی سے ہر وقت ہمیں مانگنا چاہئے اور اسی کے آگے ہمیں جھکنا چاہئے اور اسی پر ہمیں ہمیشہ بھروسہ کرنا چاہئے۔ آجکل کے دور میں جب ہم ان باتوں کو بھولتے جا رہے ہیں اور تقویٰ سے بعض دفعہ بعض لوگ جو دُور ہٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ کے بجائے لوگوں پہ بھروسہ زیادہ ہو جاتا ہے انکو یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سب میں یہ تقویٰ پیدا ہو۔

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

● فیملی ملاقاتیں ● کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام ● طلباء و طالبات نے اپنی اپنی فیلڈ میں ہونے والی ریسرچ پر پریزینٹیشن دی ● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت طلباء و طالبات کے سوالوں کے جواب دیئے ٭

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 29 اگست 2016 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 124 افراد اور پچاس افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 43 جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

جماعت زنگن سے آنے والی فیملیز 205 کلومیٹر، ویبلنگن اور سٹوٹ گارٹ سے آنے والی 215 کلومیٹر اور جماعت claw سے آنے والی 225 کلومیٹر اور trier سے 230 اور bochum سے 250 اور frei burg سے آنے والی فیملیز اور احباب 280 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ اسی طرح جماعت ulm-donau سے ملاقات کے لئے آنے والے 300 کلومیٹر اور جماعت Plauen اور جماعت Hannover سے آنے والے 350 کلومیٹر اور پھر برلن سے آنے والے احباب اور فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور قرب میں چند لمحات گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔

ان سبھی فیملیز نے دوران ملاقات اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ پاکستان، دوبئی، آسٹریلیا، بورکینا فاسو اور سوئٹزرلینڈ سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان احباب اور فیملیز کی تھی جو دوران سال پاکستان سے جرمنی پہنچے تھے اور اپنی زندگیوں میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ مبارک اور بابرکت لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے جو انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ تکالیف، پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرے ہوئے یہ لوگ تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت و سکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ مبارک لمحات اور یہ دن ہمیشہ کے لئے ان کے لئے بھی اور ان کی نسلوں کے لئے بھی ایک یادگار دن بن گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ دن ان سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس یوکے) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دو علیحدہ علیحدہ پروگرام رکھے گئے تھے۔ پہلا پروگرام طلباء کا تھا اور اس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور طلباء کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عتیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم مبین مارک انتھونی McKay نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم نبیل اسلم صاحب نے اپنی پریزنٹیشن دی۔ موصوف اس وقت فزکس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ہم اپنی ریسرچ میں دنیا کے سب سے چھوٹے سینسر کے ساتھ تجربات کرتے ہیں جو کہ ہیرے کا ایک انفرادی ایٹم ہے۔ ایٹم کا ڈایامیٹر نینومیٹر میں ہوتا ہے جو کہ ایک انسانی بال کے ڈایامیٹر سے دس لاکھ گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ خاکسار کا آج موضوع یہ ہے کہ ہم اتنے چھوٹے لیول پر تجربات کیسے کرتے ہیں اور اس کے فوائد کیا ہیں؟

ہم ایک ایسا آلہ بنانا چاہتے ہیں جو کسی بھی قسم کے مواد کے بارے میں بتاسکے کہ وہ کون سے اجزائے ترکیبی پر مشتمل ہے اور اس کی ایٹمی ساخت کیا ہے اور یہ سب معلومات ہمیں نینومیٹر اسکیل پر درکار ہیں کیونکہ یہ معلومات صنعت کاری کیلئے بہت اہمیت رکھتی ہیں اور انکا سب سے زیادہ اہم استعمال میڈیکل کے شعبہ میں ہے جہاں ایک بائیولوجیکل سسٹم کو سمجھنے کیلئے مالیکیولز کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کینسر کے بارہ میں جاننے کے لئے کہ وہ کیسے بنتا ہے اور اس کا علاج کیسے کیا جاتا ہے۔

آج کے زمانہ میں ایسی ٹیکنیکس موجود ہیں جن کی مدد سے ہم ایٹم کی ساخت کے بارہ میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ ان ٹکنیکس میں ماس اسپیکٹرومیٹری (mass spectrometry) انفراریڈ اسپیکٹروسکوپی، ایکسریز اور نیوکلیئر میگنیٹک ریسونینس یا این۔ایم۔آر۔ (NMR) شامل ہیں۔ خاکسار اس وقت صرف NMR کی بات کرے گا اور دوسری ٹکینکس کے ساتھ اس کا موازنہ کرے گا۔

NMR کا سب سے زیادہ استعمال جو سب لوگ جانتے ہیں وہ ایم۔آر۔آئی۔ یعنی میگنیٹک ریسونینس امیجنگ ہے جو کہ بکثرت کلینکس میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ایٹم کن اجزا سے مل کر بنا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اسکول میں سیکھا ہے کہ ایٹمز شیلز پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں الیکٹرونز ہوتے ہیں اور ان کے مرکز یا کور میں نیوکلیس ہوتا ہے جو کہ پروٹونز اور نیوٹرونز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان پروٹونز اور نیوٹرونز کی خاص تعداد نیوکلیس کو اسپن کی خاصیت دیتی ہے۔ اسپن کو ہم ایک بہت ہی چھوٹے مقناطیس کی طرح سمجھ سکتے ہیں اور اس کو ایم آر آئی میں شناخت کیا جاتا ہے۔

ان اسپنز کی تعداد اور ڈینسٹی جسم کے مختلف حصوں میں مختلف ہوتی ہے۔ خون میں ہڈیوں سے زیادہ نیوکلیئر اسپن موجود ہوتا ہے۔ مثلاً اس طرح دماغ کی ایک تصویر تشکیل دی جاتی ہے۔ این ایم آر اور ایم آر آئی نینومیٹر سے لیکر کچھ سو مائیکرومیٹرز تک کارآمد ہے لیکن جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ جسم کے خلیات اور مالیکیولز مائیکرومیٹر اسکیل پر ہوتے ہیں لہٰذا یہ ٹیکنیکس اس حد تک فائدہ مند نہیں ہیں۔

ہمارا سینسر چونکہ ایٹامک اسکیل کا ہے اس لئے اس کی ریزولیوشن بھی نینومیٹر تک ہے۔ یہ ایٹامک سائز کا سینسر ہیرے میں موجود ہوتا ہے اور ہیرا کاربن سے بنتا ہے۔ اگر یہ صرف کاربن پر مشتمل ہو تو یہ ٹرانسپیرنٹ یا شفاف ہوتا ہے لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہیرے مختلف رنگوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ رنگ ان کو دوسرے ایلیمنٹز کی وجہ سے ملتا ہے۔ اگر نائٹروجن ایٹمز کافی تعداد میں ہوں تو ہیرے کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ تعداد میں ہوں ہوں تو اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

اب اسی طرح ایک نائٹروجن ایٹم کے الیکٹرونز سے بھی اسپن بن سکتا ہے۔ اس سے قبل خاکسار نے نیوکلیئر اسپن بات کی تھی، الیکٹرونز کے اسپن کی سے جو میگنیٹک فیلڈ بنتی ہے وہ نیوکلیئر اسپن سے دو ہزار گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس اسپن کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں اور ان کا انرجی لیول انکی میگنیٹک فیلڈ کی شدت پر منحصر ہوتا ہے۔ اب ہم اسکو بطور سینسر استعمال کرسکتے ہیں۔

تجربہ کرنے کے لئے ہم سبز لیزر بیم کو ہیرے کے اندر منعکس کرتے ہیں جہاں بھی نائٹروجن ایٹمز موجود ہوں تو وہ سرخ رنگ کی لائٹ امٹ (emit) کرتی ہیں جس کے باعث ہم انہیں شناخت کرسکتے ہیں۔ بائیں جانب دی گئی تصویر میں آپ ایک ایسا اسکین دیکھ سکتے ہیں۔ سرخ رنگ کے دھبوں میں نائٹروجن موجود ہے اور نیلے میں نہیں ہیں۔ سرخ رنگ کی انٹینسٹی اسپن کے انرجی لیول پر منحصر ہوتی ہے۔ اس طرح ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ ہم کون سے لیول پر ہیں۔ اگر ہم نے ان لیولز کی انرجی کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا ہوں تو ہمیں مائیکروویوز کی مدد سے انکو ایک لیول سے دوسرے لیول میں ٹرانسفارم کرنا ہوگا۔ دائیں جانب تصویر میں مائیکروویوز کی فریکوئنسی دکھائی گئی ہے اس طرح ہم نے اگر انرجی لیول کا پتا کرنا ہو تو ہم فوراً سرخ رنگ کی انٹنسٹی سے کرسکتے ہیں۔ یہ سینسر ہم ہیرے کی سطح کے کچھ نینومیٹر نیچے رکھ کر سگنل کا پتا لگا سکتے ہیں اور پیریوڈک ٹیبل کی مدد سے ہم پتا لگا سکتے ہیں کہ ان مالیکیولز میں کون سے ایٹم موجود ہیں۔

خاکسار کی پی ایچ ڈی کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے سینسر کو اتنا بہتر بنالیا ہے کہ نہ صرف ہم یہ بتاسکتے ہیں کہ کس مواد میں کون سے ایٹمز موجود ہیں بلکہ یہ بھی بتاسکتے ہیں کہ ان کی ساخت کیا ہے اور یہ کہ کس طرح کے مالیکیولز موجود ہیں۔ مثال کے طور پر پولی بیوٹاڈیئین سی، ہائڈروجن کے باہمی اشتراک سے بنتا ہے۔ پہلے تو ہم یہ بتاسکتے ہیں کہ اس میں ہائڈروجن موجود ہے اور اگلے لیول پر ہم ہر مالیکیول میں موجود ہائڈروجن کا سگنل بھی معلوم کرسکتے ہیں۔

ہمارا سینسر چونکہ خود ایٹامک لیول کا ہے اس لئے وہ اس قابل ہے کہ مالیکیولر لیول کی تصاویر لے سکتا ہے۔ دنیا کی کوئی اور ٹیکنیک اس وقت اس کے مقابلہ کی نہیں ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انسانیت کے کام آئیگی انشاءاللہ۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یہ ریسرچ جو ہوئی ہے صرف جرمنی میں ہوئی ہے یا کہیں اور بھی ہوئی ہے یا کہیں اور بھی ہو رہی ہے؟'' اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ اُن کے پروفیسر نے یہ شروع کی تھی مگر اب دنیا کے مختلف ممالک میں کی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس ریسرچ میں کون زیادہ ایڈوانس چلے گئے ہیں؟ اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ اِن کی یونیورسٹی کا مقابلہ ہارورڈ یونیورسٹی یُو۔ایس۔اے۔ کے ساتھ رہتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دونوں ایکسچینج بھی کرتے ہیں یا وہ اپنی ریسرچ کر رہے ہیں اور آپ اپنی ریسرچ کر رہے ہیں؟ جو ریسرچ ہوتی ہے جواب تک پہنچی ہے اس میں ایکسچینج آف رِویوز بھی ہوتا ہے یا اپنے اپنے کر رہے ہوتے ہیں؟ اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ کانفرنسز بھی ہوتی ہیں جن میں ریسرچ پریزنٹ بھی کی جاتی ہے اور پبلیکیشنز بھی ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''لیکن پبلیکیشن میں ہر چیز آپ لوگ ظاہر تو نہیں کرتے۔ کچھ نہ کچھ ریسرچ والے اپنا چھپا کے رکھتے ہیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یہ ڈیوائس بنائی ہے یا اس کو measure کرنے کے لئے؟ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟'' طالب علم نے عرض کیا کہ انہوں نے صرف ایک potential device دکھایا ہے۔ تو اب مزید سائنسدانوں کے ساتھ مل کر بنے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اچھا ابھی تک لیبارٹری میں ہی ہے۔ ابھی تک آپ کے ایکسپیریمنٹ میں ہی ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یہ جو MRI آپ کرتے ہیں اُس میں یہ چیز پہلے سے استعمال ہو رہی ہے؟ پھر اس میں نئی چیز آپ نے کیا ڈالی ہے؟ MRI بغیر ٹنل کے بھی شروع ہوگیا ہے؟ MRI کے لئے جو خاص مشینیں ہیں پہلے یہ تھا کہ tunnel میں ڈالو۔ اب یہ ہے کہ open میں بھی کرلیتے ہیں؟ اب نئی تحقیق آنے کے بعد کیا فرق ہوگا؟'' اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ پہلے devices کی ریزولیوشن بہت poor ہے اور اب اس کے ساتھ مزید باریکی میں

ریزولیوشن دکھایا جاسکے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جس طرح ایکسرے کرتے ہیں اُس طرح باہر کھڑے ہو کر بھی کر سکیں گے؟'' اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ ہمارا مقصد جسم کا بڑا scan کرنا نہیں ہے۔ اس کے لئے پہلے والا طریقہ ہی بہتر ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ خلیہ کا باریک اور چھوٹا scan کریں یعنی اگر یہ دیکھنا ہو کہ protein (لحمیہ) کس طرح بنتا ہے یا کینسر کیسے بنتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یعنی کینسر کے trigger کو پائنٹ آؤٹ کرنے کے لئے اور وہاں اصل location کہاں ہے وہاں تک پہنچ جائیں گے۔ early stage پر تو اسی وقت آئیں گے کہ جب آپ ہر ایک کا ریگولر چیک اپ کرتے رہیں۔ کسی کو کیا پتا کہ کس سٹیج پر جا کے لگتا ہے۔ مریض خود نہیں بتا رہا ہوتا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''آپ کہہ رہے تھے کہ چند nanometre نیچے رکھ کے تو ہم اوپر سے پھر scan کر کے detect کرتے ہیں۔ چند nanometer سے مُراد یہ ہے اگر وہ چیز اندر جارہی ہے تو جب آپ نے جو بھی چیز اُس کے نیچے رکھنی ہے چند nanometer اس کو اس جگہ پے کس طرح penetrate کریں گے۔'' طالب علم نے عرض کیا کہ diamond surface کے اوپر ہی molecules رہتے تھے جسے ہم glass light کے ساتھ اوپر سے close کردیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''تو اس کا مقصد کیا ہے؟ یہ چیز کس لئے ہے؟ اگر مثلاً کسی کے معدہ کے اندر جا کر کرنا ہے یا کڈنی میں کرنا ہے یا کسی اور جگہ پر کرنا ہے تو وہاں جا کر کیا آپ کو پہلے کوئی چیز نیچے رکھنی پڑے گی؟'' اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ اس صورت میں ہمیں ایک سیمپل نکالنا ہوگا اور اس میں سے لینا ہوگا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''پھر وہی biopsy والی بات ہوگی۔ جس طرح biopsy کرتے ہیں وہاں سے sample لیں پھر اُس کو اِس کے نیچے رکھیں گے نہ کہ جسم کے اندر کوئی device ڈالیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالب علم سے فرمایا: PhD کب مکمل ہو رہی ہے؟ طالب علم نے عرض کیا کہ دعا کریں اگلے سال مکمل ہو جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور اگر دعا نہ ہو تو پھر کتنے سال میں؟ ویسے امید کیا ہے کہ اگلے سال انشاء اللہ ہو جائے گی۔ ریسرچ صحیح چل رہی ہے؟ سپروائزر Cooperative ہے بس سُپر وائزر ٹھیک ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ اس کے بعد ریسرچ میں جانا ہے؟''

طالب علم نے عرض کیا کہ ریسرچ میں ہی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں بس یہ دیکھنا ہے کہ جرمنی میں ہی رہنا ہے یا باہر جانا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''دیکھ لیں کہاں advance ریسرچ ہو رہی ہے۔'' طالب علم نے بتایا کہ یو ایس اے میں ہی زیادہ ایڈوانس ریسرچ ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اگر وہاں ملتا ہے موقع تو وہاں چلے جائیں۔ جرمنی میں گورنمنٹ ریسرچ کو کافی بجٹ دے دیتی ہے؟'' طالب علم نے بتایا کہ فنڈنگ ہوتی تو کافی ہے مگر کانٹریکٹس محدود ہوتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جو نظام presentation میں بتایا گیا ہے یہ دنیا میں کتنی جلدی ایسی بیماریوں کے خلاف فائدہ مند ہو سکتا ہے جو خاص مہلک ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یہ تو ان کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ تو انسانی دماغ اور سوچ ہے۔ جتنی بیماریاں آرہی ہیں انسان سمجھتا ہے کہ میں نے سب کچھ فتح کر لیا۔ جب ایک جگہ پہنچتا ہے تو ایک اور چیز سامنے آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ نہیں لڑ سکتے۔ بعض دفعہ یہ خود کہتے ہیں کہ خود پیدا کی ہوئی بیماریاں جیسے ebola ہے۔ کوئی نئ species تو نہیں نکلی جو zika virus شروع ہوا ہے یہ مچھروں سے پہلے بھی ہوگا۔ اب اُنہوں نے کوئی دوائیاں بیچنی ہوں گی تو شروع کر دیا۔ پہلے بھی اس کے علاج ہوتے ہوں گے لیکن اس کی پبلسٹی کس طرح ہوئی، کس طرح کر رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بہر حال ریسرچ ہو رہی ہے۔ انسان نے ایک دن مرنا ہے۔ اس لئے اس کو تو کوئی روک نہیں سکتا۔ ہاں جس حد تک کوئی علاج ہو سکتا ہے، جس حد تک انسانی طاقت میں ہے اور انسانی دماغ کی سوچ ہے cure ہو سکتا ہے تو انسانی بہتری کے لئے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بات ہے تو وہ کر رہے ہیں۔ آج سے سو سال پہلے جو average عمر تھی وہ کیا تھی اور آج average عمر کیا ہے۔ اب ان کو مصیبت یہ پڑ گئی ہے کہ بڈھے اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ ہماری اکانومی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ تو کوئی پتا نہیں کوئی وقت ایسا آئے کہ خود ہی کوئی ایسی بیماری چھوڑ دیں کہ یہ بڈھے جلدی مرنے شروع ہو جائیں۔ تو یہ قصہ چلتا رہے گا۔''

اس کے بعد عزیزم شجاع خان صاحب نے جو نیورولوجی میں PhD کر رہے ہیں انہوں نے فالج کے حملوں کے حوالہ سے اپنی حال کی تحقیقات کو پیش کیا۔ موصوف نے بتایا کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق سالانہ ڈیڑھ کروڑ لوگ فالج کے شکار ہوتے ہیں۔ ان فالج کے حملوں کے نتیجہ میں پچاس لاکھ لوگ مر جاتے ہیں اور پچاس لاکھ لوگ معذور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ فالج تب ہوتا ہے جب دماغ کو خون مہیا نہیں ہوتا۔ یہ ایک لوتھڑے کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ اسکیمک اسٹروک (ischemic stroke) کی طرف بڑھتا ہے یا پھر شریان کے پھٹنے سے جو کہ انٹرا سیریبرل ہیمریج (intracerebral hemorrhage) یا کھوپڑی کے اندر خون بہنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس میں بہت سے خطرات ہوتے ہیں جن میں سے خاص طور پر ایک جو non-valvular arterial fibrillation کہلاتا ہے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دورانِ خون کی ایک عام بیماری ہے جو معاشرے میں بڑھتی جا رہی ہے اور فالج کے امکان کو پانچ سو گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ دل کے ان سنکرونائزڈ مسلز (synchronized muscles) کے سکڑنے سے ہارٹ فلوٹر اور خون کا بے قاعدہ مہیا ہونا نتیجہ ہوتا ہے جس سے لوتھڑا بننے میں ایک بہت بڑا خطرہ ہوتا ہے جو کہ پھر دماغ کی طرف جا سکتا ہے اور اسکیمیک سٹروک کا باعث بن سکتا ہے۔

شجاع صاحب نے بتایا کہ مَیں وٹامن K کے بارہ میں بات کروں گا جو کہ بلڈ کلوٹنگ پراسس کا حصہ ہوتا ہے۔ وٹامن K کلوٹنگ فیکٹر کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ بلڈ کلوٹنگ پروٹینز خون کے خلیوں کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور بلڈ کلوٹ بنتا ہے۔ وٹامن K ہماری روزمرہ کی خوراک میں شامل ہوتے ہیں جیسا کہ سبز پتوں والی سبزیاں، سبزیوں کا تیل اور اناج۔ یہ جگر میں جمع ہوتا ہے جہاں سے یہ مختلف کلوٹنگ فیکٹرز کو متحرک کرتا ہے اور پھر کلوٹنگ پروٹینز خون کے خلیات کے ساتھ چپک جاتی ہیں تا کہ وہ کلوٹ (clot) بنا سکیں۔ یہی عمل زخم بھرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ وٹامن K کا اثر اینٹا گونائزڈ سے ہو سکتا ہے جیسا کہ warfarin اور oral anticoagulation-marcumar کے مریضوں کے لئے یہ ایک عام علاج ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ جگر میں اینٹا گونائزنگ وٹامن K کی وجہ سے خون میں بلڈ کلوٹنگ گھٹتی ہے۔ بلڈ کلوٹنگ فیکٹرز کی کچھ مقدار خون کو پتلا کرتی ہے اور بلڈ کلوٹنگ کو روکتی ہے۔

2011ء میں new oral anticoagulation یا Non.VKA متعارف کروائی گئی۔ یہ نیا طریقہ زیادہ مفید ہے کیونکہ اس میں خوراک اور ڈرگز سے نسبتاً کم انٹرکشن ہوتا ہے اس لئے یہ بڑے پیمانے پر استعمال ہو سکتی ہے۔ وہ مریض جو کہ وٹامن K لیتے ہیں ان میں بلیڈنگ کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ڈرگ کا تھوڑا سا اوپر نیچے ہونا خون کی حالت کو بدل سکتا ہے۔ جبکہ یہ یونیورسل ڈوز ہوتی ہے اور مریض کے لئے کم خطرناک ہوتی ہے اور نقصان نہیں پہنچاتی اور اس کے علاوہ اس طریقہ کار میں سابقہ طریقہ کار کی طرح بار بار بلڈ ٹیسٹ کی بھی ضرورت نہیں رہتی جو کہ مریض کے آنے جانے میں مفید رہتی ہے۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی ہاف لائف کم ہوتی ہے جو کہ ایمرجنسی آپریشن میں مدد دیتی ہے۔ بلیڈنگ ایفیکٹ کو کم کرنے کے لئے prothrombin complex concentrate استعمال کی جاتی ہے۔

ہم نے ہیماٹوما (hematoma) کی مختلف ریڈنگز لیں۔ اس کے علاوہ ہم نے نیورولوجیکل اسکورز کا موازنہ بھی کیا اور اس کی پیش رفت کو دیکھنے کے لئے ہم نے 90 دن تک مریضوں کو obzerve کیا۔ یہ سب Vitamin K antagonist ڈیٹا میں سے تھا۔ نتیجہ کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ New oral anticoagulation کامیاب ہے کیونکہ اس کا کوئی نقصان نہیں ہے اور اس میں بلیڈنگ بھی نہیں۔ لیکن مزید کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ہمیں مزید تحقیق کرنا ہوگی۔ ہم نے اگلے چار سال کے لئے آٹھ ہزار مریضوں پر تحقیق شروع کر دی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ ان کے اپنے ماسٹر تھیسس کا عنوان یہ تھا کہ مغربی ممالک کے لادینی جمہوری نظام کے حوالہ سے اسلام کی کیا پوزیشن ہے۔ مقالہ کی تیاری کے دوران ان کی توجہ قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف ہوئی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا کی طرف ہوئی ہوگی۔

اس پر طالب علم نے کہا کہ بالکل یہی آیت ہے یعنی تم اپنی امانتوں کو ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے حقدار ہیں۔ اس آیت کے بارہ میں سوال یہ ہے کہ یہاں پر ''تم'' سے کون مراد ہے؟ کیا اس آیت سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو ووٹ دینے کا حق ہے وہ صرف مسلمانوں کو نہیں ہے بلکہ اہل کتاب کو بھی ہے اور کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک اسلامک سٹیٹ ہو تو ووٹ ڈالنے کا حق صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ سب اہل کتاب کو ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''دیکھیں اب یہاں سارے بیٹھے ہیں۔ سارے ممبر آف پارلیمنٹ تو نہیں بن سکتے۔ کوئی تو ہوگا ووٹ دینے والا۔ اس لئے تمہیں چانس دیا گیا ہے کہ تم جب اپنا ایک ممبر چنو تو پھر ایسے آدمی کو چنو جو تمہارے حلقہ میں تمہارے نزدیک سب سے بہتر ہے۔ تمہاری کسی پارٹی سے affiliation نہیں ہونی چاہئے۔ تمہیں انسان کے کیریکٹر کو اور اس کے potencial کو دیکھنا چاہئے۔ پھر جب وہ منتخب ہو جاتا ہے تو پھر یہ حکم اس منتخب ممبر کو چلا جاتا ہے۔ اب ''تم'' کا مخاطب وہ ممبر بن گیا۔ اب آپ نہیں رہے۔ آپ نے اپنے حساب سے ووٹ دے دیا اب پارلیمنٹ نے اس کو کہہ دیا کہ تم اپنی امانت کا وہ ادا کرو جو حق اور سچائی ہے نہ کہ party affiliation کی وجہ سے اپنی پارٹی کے ساتھ چل پڑو۔ اگر رُولنگ پارٹی بہتر ہے تو وہیں ووٹ دو۔ یہ اصل ڈیموکریسی ہے جو لوگوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ذاتی مفاد ہیں۔ پارٹیز مفاد ہیں۔ لوگوں کا مفاد نہیں رہے گا۔ آپ یہاں پارلیمنٹ میں آپ کی مختلف پارٹیاں ہیں۔ رائٹ وِنگ کی ایک AFD پارٹی ہے۔ موجودہ حالات کی وجہ سے rightist بہت زیادہ پیدا ہو گئے ہیں۔ اسی طرح دوسری ایک گرین پارٹی ہے۔ اب اگر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے ایجنڈا آتا ہے اس میں اگر کسی بھی پارٹی کی تجویزیں اچھی ہیں اور ملک کے مفاد میں ہیں تو پھر ممبران پارلیمنٹ کو ان تجاویز کے حق میں جو ملکی مفاد میں ہیں اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہئے نہ کہ کسی مخالف تجویز کے حق میں ہونا چاہئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''تم سے مراد پہلے وہ ہیں جو قرآن شریف کو مانتے ہیں۔ پھر اسے اگر generalize کرلیں تو تم سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کو یہ کانسپٹ مل رہا ہے اگر تم نے صحیح جمہوریت چلانی ہے تو قطع نظر اس کے کہ تم عیسائی ہو، یہودی ہو، مسلمان ہو یا ہندو ہو تم اپنی امانتوں کا حق صحیح ادا کرو۔ ایک اصول قرآن کریم سب کو دے رہا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''جیسا کہ مَیں نے بتادیا ہے کہ اپنی امانتوں کا صحیح حق استعمال کرنے کے لئے پہلے مخاطب مسلمان ہیں۔ پھر ہر وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہے یا نہیں ہے۔ خدا کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ اگر صحیح ڈیموکریسی چلانی ہے تو پھر لوگوں کے مفاد کو دیکھو اپنے مفاد کو اور اپنی پارٹی کے مفاد کو نہ دیکھو۔ یہی مطلب قرآن کریم کی اس آیت کا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اگر مسلمان سٹیٹ ہے تو ظاہر ہے اُس میں جو پُرانی حکومتیں تھیں مسلمانوں کی سپین میں بھی جو حکومت تھی اس وقت کے بادشاہوں نے اپنے ایڈوائزر عیسائیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے یہودیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے۔ منسٹر بھی بنائے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے بڑا عرصہ حکومت کی ہے۔ ان کے کئی ایڈوائزر کئی منسٹر ہندو بھی تھے۔ مسلمان حکومت کا مطلب یہ تو نہیں کہ صرف مسلمانوں سے ہی حکومت کروانی ہے۔ دوسروں کو بھی اپنے اندر شامل کرنا ہے۔ یہی تو انصاف ہے اور اس کی قرآن کریم تعلیم دیتا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں موجود Lawyer association سے کوئی نصیحت کرنا پسند فرمائیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''Lawyer کو Lawyer association association بنائیں Liars association نہ بنائیں بس یہ ہدایت ہے۔''

ایک طالب علم نے عرض کیا کہ اگر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پسندیدہ خادم بننا چاہوں تو کیسے بن سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اللہ کے پسندیدہ بن جاؤ بس ٹھیک ہو جائے گا۔ پانچ نمازیں پڑھا کرو۔ جماعت کی خدمت کرو۔ اپنے قول اور عمل کو ٹھیک کرو۔ بس پسندیدہ خادم بن جاتے ہو۔''

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو آپ فارغ وقت میں کن کاموں کو فوقیت دیتے تھے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''پینتالیس سال پُرانی باتیں مجھے بھول گئی ہیں۔ کھیلتے بھی تھے۔ لڑکوں میں بیٹھ کے گفتگو بھی ہوتی تھی۔ مَیں کچھ عرصہ اپنی یونیورسٹی کا زعیم بھی رہا ہوں۔ یہاں تو یونیورسٹیز میں زعامت کا تصوّر نہیں ہے وہاں تو تھا۔ خدام الاحمدیہ کے کام بھی ہوتے تھے۔ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا وائز پریزیڈنٹ بھی رہا ہوں اس کے بھی کام چلتے رہتے

تھے۔ساری چیزیں ساتھ چلتی تھیں۔‘‘

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ کیازکوٰۃ کے نصاب کو چیلنج کرنے کی اجازت ہے۔ ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ کچھ خلفاء نے زکوٰہ کو بیس فیصد تک بڑھادیا تھاجب معیشت میں ترقی ہوئی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:’’بات یہ ہے کہ یہاں کے اگر اتنے زیادہ اچھے حالات ہوجاتے ہیں لوگ زیادہ پیسے دے سکتے ہیں تو دینے چاہئیں لیکن زکوٰۃ کا جماعت احمدیہ میں جونظام ہے وہ یہی ہے کہ زکوٰۃ کی پرسنٹیج جوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مقرر کی گئی ہے یعنی چالیسویں حصہ کی اسی کو قائم رکھا ہےاور اسی وجہ سے بعض دُوسری ضروریات کے لئے چندوں کی تحریکیں ہوگئیں۔ اسی نظام کو جاری کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے وصیت کانظام جاری کیا تاکہ ضروریات پُوری ہوجائیں اور اسی سے ضروریات پوری ہوسکتی ہیں۔ زکوٰۃ کو جتنا بھی بڑھاتے جائیں کہاں تک جائیں گے؟اوّل تو جو پرسنٹیج رکھی گئی ہے جوہمیں احادیث سے ملتی ہے اور اس میں بھی مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ہاں آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آج کل کے زمانہ میں مثلاً ایگریکلچر میں زکوٰۃ ہے جو بارانی علاقوں کی پیداوار کا دسواں حصہ ہےاور جو irrigated area ہے اس کا بیسواں حصہ ہے۔اب آج کل کی ماڈرن ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایگریکلچر میں بڑا فرق پڑا ہے۔ جو بارانی علاقے ہیں rain fed areas ہیں ان کی جوانکم ہے یا جو potencial yield ہے yield جوآپ لیتے ہیں وہ اس سے کم ہے جو irrigated area میں ہے۔اس لئے آپ کی انکم وہاں زیادہ ہے۔آپ زکوٰۃ بھی کم دیں اور انکم بھی زیادہ لے لیں تو یہ انصاف نہیں ہے۔اس میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

پھرآپ لوگوں نے اصول رکھا ہوا ہے سونے اور چاندی کا۔ باون تولہ چاندی کے برابر سونے کو رکھا ہے۔ مَیں نے بعض حدیثیں نکلوائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اصل میں سونے کی شرح اپنی ہے۔ چاندی کی شرح اپنی ہے۔اس لئے فی الحال جماعت نے اس پرعمل شروع کردیا ہےاوراس پرغور بھی ہورہا ہے۔ باقی جہاں تک انکم کے اُوپر ہے وہ توڈھائی فیصد ہی ہونی چاہئے۔لیکن اس پرمزید غورکیا جاسکتا ہے۔لیکن میرے نزدیک اگراس میں کوئی شرح سے اُوپر نیچے ہونا ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوسکتا تھا۔ وہ اس زمانہ کے حکم عدل ہیں انہوں نے نہیں کیا اور آپؑ کی اللہ تعالیٰ نے جس نظام کو جاری کرنے کے لئے راہنمائی فرمائی وہ وصیت کا نظام ہے جس سے دنیا کا اقتصادی نظام بہتر ہوسکتا ہےاور رسالہ الوصیت کے آخر میں آپؑ نے اس نظام کے بارہ میں لکھا کہ اس سے غریبوں کی مدد بھی ہوگی یہ بھی ہوگا یہ بھی ہوگا اور یہ بھی ہوگا۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’جب احمدی حکومت ہوجائے گی توزکوٰۃ تو وہی ہے جومقرر شرح ہے وہ ضروریات پُوری کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جولوگ زیادہ امیر تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم زکوٰۃ زیادہ دو۔آپؐ نے ان کوفرمایا کہ جنگ ہے حالات ایسے ہیں مزید لے کے آؤ جوتمہاری زکوٰۃ سے بڑھ کر رقم ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ آپؐ نے زکوٰۃ کیوں نہیں بڑھائی۔ابھی تک تو ثابت نہیں ہوا۔مزید اگر ریسرچ کررہے ہیں تو کریں۔ بہرحال اس بارہ میں کہ زراعت کی جہاں تک جوشرح ہے اورسونے چاندی کی شرح ہے اس میں غور ہوسکتا ہے۔‘‘

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جب انسان توبہ کرتا ہے تواس کو کیسے پتا چلتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:’’اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو تسلی دے دی ہے آپ کی جو توبہ ہے اس کی چلّاہٹ اور رونا اور چلّانا اتنا تھا کہ آپ کواس کے بعدسکون مل گیا توسمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرلی اور پھراس توبہ کے بعدآپ نے وہ کام دوبارہ نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ حقیقی توبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کوقبول ہے۔ اگرتوبہ کی ،اللہ تعالیٰ نے قبول بھی کرلی پھرآپ وہ عمل کررہے ہیں پھرتوبہ کرتے ہیں پھرعمل کرتے ہیں تو پھرتو اللہ تعالیٰ کوآزمانے والی باتیں ہی ہیں۔‘‘

ایک طالب علم نے سوال کیا حال میں فیس بک اور گوگل نے اپنی خواتین کارکنان کے لئے ایک پالیسی انٹروڈیوس کروائی ہے ایگ فریزنگ کے نام سے جس کا مقصدعورتوں کو بچے پیدا کرنے کی بجائے کیریئر پر توجہ دینے کی تحریک کی ہے۔کیااسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :’’جہاں تک اس کی اجازت ہے کہ بعض دفعہ بعض نقائص ہوتے ہیں پرگنینسی نہیں ہوسکتی یا کوئی وجہ اور ہوجاتی ہے تو اس میڈیکل ایڈ کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ خاوند بیوی دونوں کے ملاپ سے وہ بچہ بن رہا ہو۔ یا بعض دفعہ یہ دیکھتے ہیں کہ عورت بڑی ہورہی ہے تو اس میں شائدآئندہ پوٹینشل نہ ہواتنا، یااس کی کمزوری ہوتی ہوتواس وجہ سے رکھ لیں توٹھیک ہے۔

لیکن اس لئے کہ آپ نے اپنے کام کرنے ہیں اور پیسے کمانے ہیں یا دنیاوی فائدہ اٹھانا ہے اور بچے پیدا نہیں کرنے اور بڑی عمر میں جاکے جب عورت ویسے بھی کمزور ہوجاتی ہے اس کی بچے کی پرسنٹیج کم ہوجاتی ہے بچے کی conceive کرنے کی probability کم ہوجاتی ہے اس لئے ایسا کرنا یہ قتل اولاد ہے۔اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ کیا ہوسکتا ہے کہ آپ کی امریکہ اور برسلز وغیرہ کے پارلیمنٹ میں خطاب کرنے پر بڑی طاقتوں نے جب یہ دیکھا کہ ایک خدا کا خلیفہ ہمارے ایوانوں تک پہنچ گیا ہے تو ان لوگوں نے ہی یہ غلط خلافت کھڑی کردی ہو تاکہ خلافت کے نام سے ڈر پیدا ہوجائے کیونکہ آپ کے امریکہ اور برسلز وغیرہ میں خطابات سے پہلے isis کا وجود نہیں تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : ’’بات یہ ہے کہ اگرآپ میرے خطبے اورتقریریں غور سے سنیں تو میں کئی جگہ اس بات کو کہہ چکا ہوں کہ یہ جوبھی کررہے ہیں اس کے پیچھے بہرحال کوئی ایسی طاقتیں ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں اور انہوں نے کھڑا کیا ہے۔ باقی پارلیمنٹ میں جہاں تک سوال ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ساری پارلیمنٹ حق میں ہوجاتی ہے ۔ بعض دفعہ بعض حکومتوں میں بھی پارلیمنٹیرین کوبھی اپنی حکومت کی بعض پالیسیوں کا پتانہیں ہوتا۔ یہ پالیسیز ایک ایسے لیول پہ ہورہی ہوتی ہیں جہاں انہوں نے فساد پھیلانا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے مجھے بلانے والے وہی لوگ ہوں جو ذرا نسبتاً شریف ہیں جن کے پیچھے دُوسری طاقتیں کام کررہی ہیں وہ اس کے خلاف ہوں۔ممکنات میں سے تو یہ ہے لیکن یہ بہرحال پکی بات ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کو بنانے میں ایسی طاقتوں کا ہاتھ ہے جو اسلام کے مخالف ہیں۔‘‘

بعدازاں ساڑھے سات بجے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کا پروگرام حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت کیا کہ کتنی لڑکیاں ہیں؟ اس پر منتظمہ نے بتایا کہ 450 ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا کل اتنی لڑکیاں آپ کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن میں رجسٹرڈ ہیں؟ اس پر بتایا گیا کہ کل 650 یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں۔اس کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جوعزیزہ تمثیلہ طارق محمود صاحبہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزہ نائلہ الیویا ہوگس صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ غزالہ احمد صاحبہ نے ’’جرمن سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم‘‘ کےعنوان پر اپنی پریزنٹیشن دی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ اس نے اپنی یونیورسٹی کی تعلیم ماسٹر آف ایجوکیشن جرمن اور اکنامکس میں کوبلنس یونیورسٹی سے مکمل کی ہے اور اپنی ماسٹر تھیسس ’’جرمن سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم‘‘ کے بارہ میں لکھا ہے۔اس ماسٹر تھیسس میں جرمنی بھر کا جائزہ لیا گیا کہ کون سی مشکلات پیش آرہی ہیں۔

یہ ایک ایسی بحث ہے جو ابھی نہیں بلکہ 40-50 سال پہلے سے جب مہمان مزدور بلوائے گئے تھے تب سے شروع ہوچکی تھی اور اب بھی اخبارات میں اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ رفیوجی ادھر اسائلم لے رہے ہیں جن میں کافی مسلمان بچے بھی ہیں جہاں پر ان کی زبان کے لئے ٹیچر مہیّا کئے جارہے ہیں وہاں پر ضروری ہے کہ ان کی دینی تعلیم کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے ہم دینی تعلیم سے محروم نہیں ہیں۔ ہمارے پاس خلافت کے تحت ایک ایسا نظام جماعت ہے جو باقاعدگی سے کلاسز کروارہا ہے۔ نصاب تیار کرتا ہے اور ماں باپ کو دینی تعلیم کی طرف توجہ دلاتا ہے لیکن دوسرے فرقوں کے اکثریت مسلمان بچے اپنے ماحول میں ایسا نظام نہیں پاتے۔ ان کو اپنے گھروں میں دینی تعلیم نہیں ملتی اور ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دینی تعلیم ان مسلمان بچوں کے لئے ہے جوبغیر کسی مذہبی تعلیم کے سکول میں آتے ہیں۔اور جن کو پتہ ہی نہیں کہ اسلام کا کیا مطلب ہے۔

جیسا کہ عورت کے فرق کے بارے میں غلط اسلامی تعلیم سیکھ جاتے ہیں اور انہی روایات کو اپنی زندگیوں میں اپناتے ہیں۔حالانکہ اسلام نے عورت کو بہت حقوق دیئے ہیں۔اسی غلط تصور کوختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان بچے اپنے مذہب سے متعارف کئے جائیں۔ بچوں کو مذہب کے قاعدے قانون سے آزاد کرنے سے، آزادی نہیں ملتی بلکہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یورپ میں ایک ایسی تبدیلی نظر آرہی ہے جوسکولوں میں مذہبی تعلیم کی مخالفت کررہی ہے۔ وفاقی آئینی عدالت نے مذہبی نشانات مثلاً صلیب کو ہٹانے کا حکم دیا۔ بعض سکولوں میں مسلمان بچوں کو وقفہ کے دوران نماز پڑھنے سے روکا۔ایسی روکاوٹوں کی وجہ سے مذہبی تعلیم کی طرف یورپ میں رجحان کم ہوتا جارہا ہے حالانکہ جرمن سائنسدان Gartner کے مطابق مذہب ایک ایسا عملی زندگی کا حصہ ہے جوصحیح اور غلط سکھاتا ہے۔ مذہب سے ہی عمل کے لئے رہنمائی ملتی ہے جو دلائل کے ساتھ صحیح سمت میں فیصلہ کرنا سکھاتی ہے۔

ماہرین اس بحث میں یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ دینی تعلیم کی جگہ اخلاقیات کی تعلیم دی جانی چاہئے۔جس میں تمام طلبہ کومختلف تہذیبوں اور مذاہب کے متعلق معلومات دی جائیں۔ اس کے مخالف ماہرین کا کہنا ہے کہ مذہب سے متعارف ہونا بہت ضروری ہے۔سٹوڈنٹس کوموقعہ ملنا چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم پر غوروفکر کریں اور ساتھ اپنا جائزہ لیتے رہیں۔ دینی تعلیم کوچھوڑ کر محدود پیمانہ پر محض اخلاقیات کی تعلیم فائدہ مند نہیں۔

ضروری ہے کہ ہم ان باتوں کوایک نہ سمجھیں کیونکہ اس بات میں فرق ہے کہ آپ ایک مذہب کا مختصر مضمون پڑھارہے ہیں یااس کی تعلیم کوسکھا رہے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ وہ دینی تعلیم جو بچوں کے لئے فائدہ مند ہے وہ ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم ہے۔ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم کے مقاصد یہ ہیں کہ بچے اپنے اپنے مذہب کے متعلق دینی علم حاصل کریں اور مذہب کے قاعدے قانون کو جانیں۔اسی طرح مذہب کی تعلیم کو سمجھیں غوروفکر کریں۔اپنے مقصد پیدائش سے آگاہ ہوں۔اس تعلیم سے اپنی زندگی کے لئے رہنمائی لیں اور پھر عمل کریں۔

اس سے ایک مسلمان پہچان بن سکے گی جومذہبی تعلیم کا مقصد ہے۔

جرمنی کے صوبوں کا جائزہ لیں تو 16 میں سے 3 صوبوں میں باقاعدہ آئین کے مطابق سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دی جارہی ہے۔5 صوبوں میں بطورنمونہ اسلام کی تعلیم کی تدریس شروع کی گئی ہے۔ان کے نصاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جواسلام کی تعلیم ہم دے رہے ہیں وہ آئین پر پورا نہیں اتر رہی۔بعض صوبوں کے لئے ایسی دینی تعلیم کافی ہے بعض کے لئے نہیں کہ ہم ایک مضمون کے ساتھ شروع کرنا چاہتے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ ہم آگے ایک صحیح دینی تعلیم دیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے جوسکولوں کے ساتھ کوآپریشن میں اس دینی تعلیم کوشروع کرسکے۔بغیر ایک جماعت کے سکول کو قانونی طور پر اجازت نہیں۔ جس طرح عیسائیت کی تعلیم میں چرچ کے ساتھ کام کیا جاتا ہے اسی طرح اسلام کی دینی تعلیم کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے۔اس وجہ سے ماہرین کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی جماعت نہیں جو اس لائق ہے کہ سکول کے ساتھ ایک آرگنائزیشن کے طور پر کام کرسکے اور قائم رہ سکے۔ ماسٹر تھیسس کے دوران حیران ہونے والی بات یہ تھی کہ کافی سکولوں کے نصاب میں بھی اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حالانکہ جرمنی میں ایک ایسی جماعت سامنے آئی ہے جس کو چرچ کے برابر حقوق ملے ہیں اور وہ احمدیہ مسلم جماعت ہے۔احمدیہ مسلم جماعت کو 2013 میں چرچ کے برابر حقوق ملے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک مسلمان جماعت کے لئے یہ بات بہت مشکل ہے کہ وہ حکومت کو اپنی جماعت کا ایک ایسا نظام دکھاسکے جس سے اس کو چرچ کے برابر حقوق مل جائیں۔ ایک مسلمان جماعت کے لئے کافی ہوگا کہ وہ قریب پہنچ جائے۔لیکن احمدیہ مسلم جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت کردیا کہ وہ چرچ کے برابر کے حقوق کی حقدار ہے۔کافی سالوں سے احمدیہ مسلم جماعت اسلامیات کی تعلیم کی تیاریوں میں شامل ہے۔ دوصوبوں میں جماعت کوآپریشن کے طور پر کام کررہی ہے۔صوبہ ھیسن کے سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دینے کی ذمہ داری جماعت کو 2012 میں ملی اور 2013 میں جماعت نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم دینا شروع کردی۔ چار صوبوں میں جماعت احمدیہ اسلام کی دینی تعلیم کی بات چیت میں شامل ہے۔

Baden-Wurttemberg,

Rheinland-Pfalz,

Nordrhe-Westfalen

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اسلامیات کے ٹیچر مہیا نہیں ہیں۔ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مطابق یونیورسٹیوں میں تقریباً 120 سٹوڈنٹس ٹیچنگ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ٹیچرز کی تعداد 10 ہے۔ ان میں 6 اسلامیات کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔اخبار میں بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامیات کا مضمون بڑی کثرت سے اختیار کیا جارہا ہے۔

ماہرین کئی سالوں کی بحث اور اعتراض کے بعد اب اسلامیات کی تعلیم کوشروع کرنے سے روک نہیں سکتے کیونکہ ایک جماعت اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے ٹیچر تیزی سے تیار ہورہے ہیں جومل کر ایک نصاب تیار کررہے ہیں۔ جب یہ شرائط پوری ہورہی ہیں تب اسلامیات کی تعلیم میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔اسکول کی ذمہ داری ہے۔اسکول میں جگہ مہیا کرنا اور جماعت کی ذمہ داری ہے ٹیچر اور نصاب مہیا کرنا۔

☆ اس کے باوجود کہ بعض صورتوں میں دوسری مسلمان جماعتیں، جماعت کی مخالفت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں، جماعت نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سیکنڈری اسکول کے لئے باقاعدہ ایک نصاب جمع کروا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی جماعت کے سٹوڈنٹس کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ حکومت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہر اسکول میں زیادہ سے زیادہ اسلامیات کی تعلیم کے لئے جگہ بنانی چاہئے۔

☆ یہ ذمہ داری پوری کرنا بہت ضروری ہے تاکہ مسلمان بچے ایک مسلمان پہچان بنا سکیں اور ملک کا ایک فائدہ مند حصہ بن سکیں۔ اس تعلیم سے محروم کرنا نقصانات کا باعث بنے گا اور بچوں میں کمزوریاں پیدا کرے گا۔ جس سے وہ یقیناً ملک کا ایک فائدہ مند حصہ نہیں بنیں گے۔

☆ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ ''مہمان مزدور'' کی کیا ٹرم ہے؟

☆ طالبہ نے عرض کیا: economic situation جرمنی کی کافی خراب ہو چکی تھی۔ تب مہمان مزدور ترکی سے بلوائے گئے تھے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو مہمان مزدور کہتے ہیں یا imigrants مزدور؟ جرمن زبان میں اس کا مہمان ترجمہ ہے۔

☆ اس پر طالبہ نے عرض کیا: جرمن زبان میں اس کو Gastarbeiter کہتے ہیں اور اس کا لفظی ترجمہ مہمان مزدور ہے۔ دراصل یہ imigrants مزدور ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا: پھر کتنی ٹیچر بن رہی ہیں۔ اس پر عرض کیا گیا کہ 120 طالبات ٹیچر بن رہی ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ آدھی جرمن اور آدھی سپینش ہیں اور governence and public policy میں اپنا ماسٹر کر رہی ہیں۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پھر دفاتر کے امور میں لگنا چاہتی ہو۔ تم public service کرنا چاہتی ہو؟

☆ طالبہ نے عرض کیا: جی اسی طرح ہے۔ ساتھ politics کا بھی تعلق ہے۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم عورتوں کے حقوق کو politics میں قائم کرنا چاہتی ہو؟

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: میں انٹرنیشنل رِلیشن میں ماسٹر کر رہی ہوں۔ اور میں نے اپنا بیچلر اسلامک studies میں کیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں تو اب اپنے ماسٹرز کے آخر پر ہوں اور ماسٹرز کا theses دینا ہے۔ تو اس کے لیے کون سا ٹاپک رکھوں؟

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے خود ٹاپکس بنائے ہوں گے۔ خود سوچو اور خود دیکھو۔ کوئی آپشن بنائے ہیں تو وہ مجھے بتاؤ۔

☆ اس پر طالبہ نے عرض کیا: آج کل جو اسائیلم سیکر ہیں اور اکثر مسلمان ان میں ہیں، کے بارہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔ یا پھر چرچ کے طور پر یہاں ایک اسائیلم ہوتا ہے جو چیریٹی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کیا مساجد ہماری اس طرح کی چیریٹی کے طور پر اسائیلم سیکرز کو کچھ عرصہ کے طور پر اسائیلم دے سکتی ہیں بیشک ان کا اسائیلم accept نہیں ہو سکتا ہو۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد کہاں کہاں پر ہیں اور کتنی جگہ ہے ان میں نماز پڑھنے کے لئے تو جگہ نہیں ہے تو اسائیلم والوں کو جگہ کہاں دیں گی؟ چرچ کے پاس تو کافی infrastrcture ہوتا ہے اور جگہ ہوتی ہے۔ بڑی مسجد بنائیں۔ بیت السبوح کے علاوہ کوئی جگہ ہے؟

☆ طالبہ نے عرض کیا: انشاء اللہ مستقبل میں ہوں گی۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مستقبل میں ہوگی تو دیکھا جائے گا۔

☆ اس طالبہ نے عرض کیا: میں تو پوچھ رہی تھی کہ مسلمانوں کے بارہ میں کچھ رِفیوجیز کا کرائسس ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بتاؤ تمہارا ٹاپک کیا ہوگا۔

☆ اس پر طالبہ نے عرض کیا: مجھے خود صحیح طرح معلوم نہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خود صحیح طرح نہیں معلوم تو پوچھا کیوں ہے؟

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: کئی لوگ کہتے ہیں کہ جو نیچرل سٹونز ہوتے ہیں اور gems ہوتے ہیں ان میں ہیلنگ کوالٹیز ہوتی ہیں تو یہ کس حد تک درست ہے؟

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کی بہرحال کوئی اہمیت تو ہوتی ہے۔ healing qualities تو پتہ نہیں ہیں کہ نہیں لیکن ہر ایک کی اہمیت ہے اور اس کا بعض دفعہ اثر ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض جگہ لکھا ہوا ہے کہ ان کی بعض qualities بھی ہوتی ہیں جن کا اثر ہوتا ہے اور specifically یہ بتانا کہ کس stone کا کیا اثر ہے یہ میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن بعض دفعہ چیزوں کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو سونا پہننے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ سونا یا جیسے اب metal ہے اس کا بھی اثر ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا۔ علاوہ اس کے کہ سونا زینت ہے، سونے کا اثر بھی ہو جاتا ہے۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: قرآن مجید میں لفظ آتا ہے ''آنے والی نسلوں میں'' تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا انسانوں کی بھی نسلیں ہوتی ہیں؟ اور اگر ہوتی ہیں تو کس طرح کی ہوتی ہیں؟ ایک دعا ہے وہ میں پڑھتی ہوں۔ رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ○ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ○ وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیۡمِ○ (سورۃ الشعراء 84 تا 86)

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی باتیں مجھے بتاؤ جو حکمت والی ہوں اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو فائدہ پہنچانے والی ہوں اب بھی اور آئندہ لوگوں میں بھی۔ یہ نہ ہو کہ آئندہ آنے والے کہیں کہ یہ کیا بے وقوفوں والی باتیں کر کے چلے گئے ہیں۔ حکمت اور دانائی کی باتیں مومن کو کرنی چاہئیں۔ تو اس سے اب آپ کا سوال کیا بنتا ہے؟ آنے والی نسلوں سے مراد آپ کی یہی ہے کہ جو بچے اور progeny چلنی ہے وہ مراد ہے۔

☆ اس طالبہ نے عرض کیا: میں بھی سوچتی تھی کہ ایسا ہی ہوگا۔ دراصل میں نے اس حوالہ سے یہ سوال کیا ہے کہ یہ debate تو بہت پُرانا ہے کہ انسان سمجھتے ہیں کہ ہم اس خاندان سے ہیں یا اُس خاندان سے پاکستان میں تو غیر احمدیوں میں تو یہ بات بہت زیادہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس خاندان سے ہیں تو ہم بہتر ہیں شائد دوسرے انسانوں سے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خاندان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حکمت کی باتیں اور انسانیت کے ناتے حکمت کی باتیں اور مومن ہونے کے ناتے حکمت کی باتیں یہ بس ایک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کر اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو پیچھے آنے والوں کے لیے فائدہ مند ہوں۔ باقی یہ کہ ہم فلاں ہیں اور ہم فلاں ہیں یہ تو قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ یہ قبیلہ اور قومیں جو ہیں وہ پہچان کے لیے رکھی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اب تو دو تین نسلوں کے بعد یہی نہیں پتہ لگتا کہ کون کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک صاحب تھے انہوں نے کہیں سیدوں میں رشتہ کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی سید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا گواہی ہے؟ ایک آدمی سے پوچھا اور اس نے کہا کہ یہ بڑے پکے سید ہیں، میرے سامنے سید بنے ہیں۔ یہ کوئی نسلیں نسلیں نہیں ہیں۔ شرافت ہونی چاہئے، ایمان ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم رشتہ کرو جو بڑے اعلیٰ خاندان کا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ایک مومن کیلئے ضروری ہیں۔ اس کا اعلیٰ خاندان، اس کی شکل وصورت اور اس کی دولت۔ اور چوتھی چیز اس کا دین۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صرف اس کا دین دیکھو۔ نہ خاندان دیکھو نہ شکل دیکھو نہ دولت دیکھو۔ دین دیکھو۔ اگر دین ہوگا تو وہ جو دعا ہے متقین کا امام بنانے کی وہ بھی پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ عورت پھر بچوں کی اگلی نسلوں کی تربیت کرتی ہے۔ اور مرد جو ہے اگر اس میں دین نہیں تو وہ عورت کے دین کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ ایک ہی بات میں دونوں کو حکم دے دیا کہ لڑکی بھی دیندار بنے اور لڑکا بھی دین دار بنے۔ کہیں لڑکوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ تم نے غیر دین دار لڑکیوں سے شادیاں نہیں کرنی۔ نہ رشتے بھیجنے ہیں۔ تمہاری پہلی preference دین ہونا چاہئے۔ اس لیے دین دار لڑکی سے شادی کرو اور لڑکیوں کو بھی کہہ دیا کہ تم اگر دین میں اچھی ہو تو مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے سے شادیاں کریں۔ اس چیز کو ہم آج کل بھول رہے ہیں اور اسی لیے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر لڑکے اور لڑکی دونوں دین کی طرف توجہ دینا شروع ہو جائیں تو اگلی نسلیں محفوظ ہو جائیں گی۔ نسلوں کو محفوظ کرنے کیلئے اور حکمت کی باتیں کرنے کیلئے متقیوں کا امام بنانے کیلئے یہ چیز ضروری ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ: اجلاس اور تعلیمی کلاس کے دوران میں نے خلیفہ رابعؒ کا حوالہ دیتے ہوئے ایک بات کہی تھی اور اس پر لجنہ کی بعض ممبران نے کہا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خلیفہ رابعؒ وفات پا چکے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ بات کیا کہی تھی۔

☆ اس پر طالبہ نے کہا: میں نے یہ کہا تھا کہ خلیفہ رابعؒ نے ایک بار سوال وجواب کی مجلس میں یہ فرمایا تھا کہ خواتین کو پردہ کرنا چاہئے لیکن وہ ایسا ڈراونا نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اس سے بدصورت ہی لگنے لگے بلکہ مناسب قسم کا پردہ ہونا چاہئے۔ ان کو میری بات پر اعتراض نہیں تھا کہ وہ صحیح ہے یا غلط بلکہ اس بات پر اعتراض تھا کہ خلیفہ رابعؒ وفات پا چکے ہیں اور اب خلیفۂ وقت نے پردہ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں وہ بتاؤ۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کب کی بات ہے یہ؟

☆ اس پر طالبہ نے کہا: اس بات کو کچھ مہینے ہو گئے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پچھلے 13 سال میں میں نے پردہ کے متعلق کچھ نہیں بتایا؟ میں نے کچھ بتایا ہے کہ نہیں؟

☆ طالبہ نے عرض کیا: جی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو پھر اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟

☆ طالبہ نے عرض کیا: کیونکہ مجھے خلیفہ رابعؒ کی کلاس یاد تھی اس لیے میں نے اس کلاس کا حوالہ دیا تھا۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ پرانی کلاسوں کے بعد اب لوگ دلچسپی نہیں لیتے۔ حالانکہ جو خلیفۂ وقت ہوتا ہے وہ موجودہ زمانہ اور حالات کے مطابق جماعت کی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو ضرور سننا چاہئے۔ اس لیے میں بار بار کہتا ہوں کہ اب جماعت کا زیادہ exposure ہو گیا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے خطبات اور تقاریر اور مختلف adresses سنا کرو۔ تاکہ تم لوگوں کو پتا لگے کہ کیا بات ہے۔ بہرحال مجھے تو ایک بات کا پتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے۔ قرآن کریم کیا کہتا ہے۔ اور وہی ہمارے لیے راہ عمل ہے۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے تم نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ ٹھیک ہے کہ خوفناک نہیں ہونا چاہئے۔ خوفناک سے مراد اب اپنی اپنی تشریح نہ کر لیا کرو۔ خلیفہ رابعؒ نے بھی اگر خوفناک کہا تھا تو اس سے مراد یہ تھی کہ جس طرح وہ پُرانے زمانہ میں یا افغانیوں میں وہ شٹل کاک برقع پہن لیتے ہیں اور یہاں بھی بعض خواتین پہنتی ہیں کہ آگے سے بھی منہ پر پورا نقاب لے لیا اور آنکھوں کے لیے صرف دو سوراخ کر لیے۔ لگتا ہے کہ ڈاکو چور آ گئے۔ اسی سے امیگریشن والے اور یہاں کی حکومتوں کو مسائل پیدا ہوئے ہیں اور خلیفہ رابعؒ نے یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ اپنے جو بال ہیں وہ پورے ڈھانکا کرو۔ پیچھے سے بھی اور آگے سے بھی۔ اور جب باہر نکلو تو چہرے کا میک اپ نہیں ہونا چاہئے۔ پردہ پورا ہونا چاہئے۔ اگر چہرہ نہیں ڈھانکا ہوا تو پھر میک اپ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بھی تو انہوں نے ہی فرمایا تھا۔ وہ باتیں ان شرائط کے ساتھ ٹھیک ہیں۔ خوفناک سے مراد ان کی یہی تھی کہ اس طرح کا برقع نہیں پہننا۔ اگر تم نے اپنے اجلاس میں quote کر بھی دیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے اعتراض کیا ہے وہ غلط ہے۔ لیکن میرا اعتراض یہ ہے کہ میرے خطبے بھی سنا کرو۔

☆ اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ تو میں باقاعدگی سے سنتی ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگلا سوال کرو۔ ☆ اس پر طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم اپنی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

روزمرہ کی زندگی میں یونیورسٹی میں یا سکول میں کسی غیر احمدی یا غیر مسلمان سے ملتے ہیں تو وہ پوچھتی ہیں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کون سے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔تو میں بتاتی ہوں کہ میں احمدی ہوں اور پاکستانی ہوں ۔تو بڑے حیران ہوتے ہیں کہ تم احمدی نہیں لگتی اور مسلمان بھی نہیں لگتی۔ پاکستانی نہیں لگتی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احمدی تو لگتی ہو لیکن پاکستانی نہیں لگتی۔

☆ طالبہ نے کہا: میں جب ان سے پوچھتی ہوں کہ ایسا کیوں ہے تو وہ کہتے ہیں کہ احمدی اور پاکستانی عورتوں کا جو پردہ ہے وہ صحیح نہیں ہوتا۔وہ مختلف ہوتا ہے ان کا اپنا ایک پردہ ہوتا ہے۔تو تم اس طرح کیوں کرتی ہو۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔کس طرح کرتی ہو؟

☆ طالبہ نے عرض کیا کہ بال پورے ڈھکے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : بال پورے ڈھانکے ہوئے چاہئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کم از کم پردہ جو ہے یہاں سے بال ڈھانکے ہوں پیچھے سے بھی ڈھانکنے ہیں۔قرآن کریم میں چادر کا حکم ہے۔اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نقشہ دکھایا کہ یہاں سے بال ڈھانکیں اور یہ ٹھوڑی کا حصہ اور یہ سارا اتنا حصہ ڈھانکا ہوا ہونا چاہئے۔اگر میک اپ نہیں کیا ہوا تو پھر ٹھیک ہے۔اور خلیفہ رابع ؒ کی اگر مثال دینی ہے تو انہوں نے بھی یہ ہی کہا تھا کہ اگر میک اپ نہیں کیا ہوا تو منہ ننگا ٹھیک ہے۔اور اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا بھی ضروری ہے۔ اور اگر وہ لوگ اب سوال کرتے ہیں تو ہر ایک کا اپنا اپنا نیکی کا معیار ہوتا ہے۔پہلی بنیادی چیز تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھے۔اب بہت سارے مرد ہیں احمدی مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتے ، تین پڑھتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ کوشش کرو کہ نمازیں پڑھنی ہیں۔اگر وہ بنیادی چیز نہیں کر رہے تو پردہ کیا کرے گا۔اور پھر وہی جو میں پہلے ایک سوال کے جواب میں کہہ چکا ہوں کہ دین داری ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین داری تلاش کرو۔تو عورتوں میں دین داری آنی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ میں پردہ کے بارہ میں اور دوسرے عمل اور قول کے بارہ میں کئی خطبے دے چکا ہوں۔ایک دفعہ خطبوں کا سلسلہ شروع کیا تھا کہ ہمارے اعتقاد میں ایمان میں اور عمل میں اکائی ہونی چاہئے۔جس بات کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں ایمان رکھتے ہیں جب یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں تعلیم کو مانتے ہیں تو اس کے مطابق ہمارا عمل بھی ہونا چاہئے۔یہ میں کہتا رہتا ہوں۔ تو بس سمجھا ہی سکتے ہیں۔میرے پاس ڈنڈا تو ہے نہیں کہ میں لوگوں کے سر پھاڑتا رہوں۔سمجھانا میرا کام ہے۔اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ نصیحت کرو اور نصیحت کرتے جاؤ ۔تمہارا یہ کام ہے جو انتہا سے کوئی بڑھ جائے جس کے سر پر سے سکارف اتر جائے دوپٹے اور جین اور بلاؤز پہننا شروع کردے اور اپنے آپ کو احمدی بھی کہے تو اس کو تھوڑی سی سزا بھی دیتے ہیں۔تو یہی زیادہ سے زیادہ کر سکتے ہیں کہ اچھا ہم تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے۔اگر کسی کے پردہ میں کمزوری ہے تو اس کو ہم کہتے ہیں کہ تمہارے سے کسی قسم کی خدمت نہیں لیں گے۔کوئی جماعتی کام تم سے نہیں لیں گے۔تو جو چیزیں اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں۔تا کہ سمجھ آجائے باقی زیادہ سختی تو نہیں ہم کر سکتے۔اور نہ شریعت کے معاملوں میں یہ حکم ہے کہ سختی کر کے پولیس کے ذریعہ سے سزائیں دلواؤ۔سمجھانا کام ہے اور سمجھاتا میں رہتا ہوں۔اور جو عہدے دار ہیں ان کا بھی کام ہے کہ وہ میری مدد کریں اور سمجھاتے رہا کریں۔

☆ طالبہ نے کہا: لیکن ہم انہیں کیا جواب دے سکتے ہیں؟

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہیں کہیں کہ ہر ایک کا اپنا کام ہے پانچ انگلیاں ہاتھ کی برابر نہیں ہوسکتیں۔بس کوئی کم ہے کوئی زیادہ ہے۔کسی میں زیادہ طاقت ہے اور کسی میں کم طاقت ہے۔

بعد ازاں عزیزہ عالیہ ہیوبش چوہدری نے اپنی پریزنٹیشن دی۔موصوفہ نے مذہبی فلسفہ میں ایم اے کا مقالہ لکھا ہے اور اس وقت اسلامی قوانین ، ضوابط ، انتظام، ترغیب اور منطق روحانی تجربات میں پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔

☆ موصوفہ نے بتایا میں نے اپنے ماسٹر کے مقالے میں بہت سے ایسے جدید فلاسفرز پر بھی بحث کی ہے جو مذہب اور روحانیت کا گہرا احساس رکھتے ہیں۔وہ مذہبی اقدار کی تبلیغ بھی کرتے ہیں لیکن انہیں کھلے عام تسلیم نہیں کرتے۔ بہت سی انسانیت بھٹک کر خدا سے دور ہوگئی ہے۔

☆ فلاسفر انسان میں گہری اور نہ ختم ہونے والی ایسی خواہشات دیکھ چکے ہیں جو جسمانی ضروریات وحقیقتوں سے دور اور انسانی حدود اور رحمانی حالتوں سے ماوراء ہے۔ انہیں انصاف کے حصول، تنقیدی بصیرت اور روحانی شعور کی وسعت نیز نیکی کے حتمی ذریعے کی خواہش ہے جو کہ ہمارے نزدیک خدا ہے۔اور بہت سے فلاسفر بالواسطہ یا بلا واسطہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہم اپنی خواہشات کی تکمیل صرف خدا کے وجود کو تسلیم کرکے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ اس سے قبل کہ ہم اصل موضوع کی طرف آئیں، میں سقراط جو کہ یونان میں خدا کا نبی مانا جاتا تھا اس کی غار کی تمثیل سے آغاز کرنا چاہوں گی۔اس نے ہمیں ان لوگوں کے متعلق ایک کہانی بتائی ہے جو اپنی پیدائش سے ہی ایک گہری غار میں رہائش پذیر تھے۔جنہوں نے اپنی تمام زندگی میں وہ ہی سائے دیکھے جو ان کے سامنے غاروں کی دیواروں پر نمودار ہوئے۔ وہ لوگ پابند تھے لہٰذا براہِ راست ہی دیکھ سکتے تھے۔ ان کے لئے سائے ہی مکمل حقیقت تھی۔

☆ تب ایک قیدی کو ان زنجیروں سے آزاد کیا جاتا ہے اور اُسے اُس آگ کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جس سے سائے بن رہے تھے۔پھر اس قیدی کو غار سے باہر اوپر دنیا میں دھکیلا جاتا ہے۔ابتدائی تکلیف اور تذبذب کے بعد وہ سچائی کو محسوس کرتا ہے۔اب وہ اپنے ساتھی قیدیوں کو بھی غار سے باہر سورج کی روشنی میں لانا چاہے گا۔سقراط کے مطابق یہ قیدی سچائی کی اس حقیقت سے انکار کریں گے اور سقراط نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ باقی قیدی اُس پر ہنسیں گے اور اُسے تمسخر کا نشانہ بنائیں گے۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ اسے مارنے کی کوشش بھی کریں۔لہٰذا اس تمثیل کی تشریح کیا ہے؟ یہ دھوکہ کی بجائے سچائی اور حکمت کا راستہ ظاہر کرتی ہے۔اس غار میں موجود لوگ ان انسانوں کی اکثریت کو ظاہر کرتے ہیں جو سچائی سے دور ایک ایسے نظام کے سحر میں گرفتار ہیں جو انہیں حقیقت سے دور رکھے ہوئے ہے۔ لہٰذا ہمیں پوچھنا چاہئے ہمیں کون دھوکا دیتا ہے؟ کون ان سایوں کی تخلیق کرتا ہے؟ فلاسفر جانتے ہیں یہ سرمایہ دارانہ مشینری(Capitalistic machinery) تفریحی کاروبار اور مادی کلچر (mass culture) ہے۔(ہم اسے شیطان یا دجال کہیں گے) ہمیں مستقل طور پر ان نظاموں کے تصورات سے متاثر کیا جا رہا ہے تا کہ ہم خوشیوں کی تلاش میں ان تصوراتی دنیاؤں میں زندہ رہنے کی کوشش کریں ۔ مثلاً ایڈورٹائزنگ ایجنسیاں صرف توہمات اور وعدوں کے ہجوم کو ہی تشکیل دے رہی ہیں۔میں ان میں سے صرف دو پر ایک نظر ڈالنا چاہوں گی۔

بائیں طرف آپ سگریٹ کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ ملاحظہ کر سکتے ہیں ’’ آزادی شاید(maybe) سے شروع نہیں ہوتی ‘‘ حقیقت میں ہم جانتے ہیں کہ سگریٹ ایک لت ہے جو ہماری آزادی چھین لیتی ہے۔دائیں جانب آپ کافی ہاؤس کی چین کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں ’’ آپ جیسے بہترین کے لیے بہترین کافی ‘‘ یہ خیال باطل ہے کہ آپ یہ کافی پینے سے اپنے آپ کو بہترین بنا سکتے ہیں۔اگر چہ یہ حقیقت میں صرف ایک نارمل لیکن مبالغہ آمیز اور مہنگی کافی ہوگی۔اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فلاسفر ثقافتی انڈسٹری میں بڑھتے ہوئے توہمات کے متعلق کیا کہتے ہیں ۔پروڈکٹ کا جادو اشتہار کے ذریعہ کچھ اور ہو جاتا ہے جیسی وہ ہوتی ہے اس سے بڑھ کر محسوس ہوتی ہے۔چنانچہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اس پروڈکٹ کے استعمال سے وہ زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔

دراصل یہ مذہبی اور روحانی کام تھا جس پر اب مادی کلچر نے قبضہ کر لیا ہے۔

☆ ہمارا سسٹم ایسا کیوں ہے کہ وہ ہمیں حقیقت سے دور لے جا رہا ہے۔ اس سسٹم کے تخلیق کاروں اور پروردہ لوگوں نے خدا اور سچائی کے اعتقادات کو کھو دیا ہے۔ انہیں ایک قنوطی (pessimistic) دنیا اور انسان کا تصور حاصل ہوا ہے۔جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ کچھ فلاسفرز کے بقول دو عالمی جنگوں ، رشیا کے کمیونزم اور جرمنی کے نیشنل سوشلزم کی خرابی اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔بعض کا یہ کہنا ہے کہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے ذہنی تناؤ پیدا ہوا ہے۔ Critical theory ایک اسکول آف تھاٹ اور ایک تحریک ہے جس کا آغاز جرمن فلاسفرز کی طرف سے 1930 میں روشن خیالی کے عہد (Age of Enlightenment) کے بعد کیا گیا۔ یہ روشن خیالی کا عہد یعنی (Age of Enlightenment) ایک ایسا دور ہے جس میں یوروپین کو ایمانوئیل کانٹ جیسے فلاسفر پر فخر تھا۔جس کی یہ رائے تھی کہ ہمیں منطقی طور پر اپنے لئے سوچنا ہوگا اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے اور یہی سوچ ہمیں سچائی کی طرف لے جائے گی۔سائنسی تحقیق کے ذریعے نہ صرف کائنات کے تمام اسرار و رموز سے پردہ اُٹھایا جا سکتا ہے بلکہ انسانوں کو درپیش مسائل کا حل بھی ممکن ہے۔ لیکن کچھ دہائیوں کے بعد Critical theory نے اس کے منفی اثرات کی طرف اشارہ دیا۔اس اسکول آف تھاٹ کا بنیادی قضیہ یہ تھا کہ منطق پر یکسوئی اور استعمال کے ذریعہ چیزوں کا جائزہ لینا انسان کو انسانیت سے دور لے جاتا ہے۔آسان الفاظ میں یہ کہ جتنا آپ منطقی ہوں گے اُتنا ہی کم انسان ہوں گے۔

☆ کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ ہٹلر کا دیا ہوا جرمن نیشنل سوشلزم بھی روشن خیالی کا ایک منفی نتیجہ تھا۔ وضاحتاً instumental rationality نے objectification of nature کو پیدا کیا جس کی وجہ سے rational (نسل پرست) لوگوں نے لاکھوں لوگوں کو مار دیا۔

Adorno اور Horkheimer کے ٹھوس نظریات کیا ہیں۔آج انسان غلاموں اور صارفین کی طرح کام کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ایک طرح کی چیزوں کو دہرانے کے سحر میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ جبکہ اس تھیوری کا مقصد لوگوں کو بیداری اور ہمدردی سے روشناس کروانا تھا۔ لیکن فلاسفرز خدا کا ذکر کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یہ تو نہیں بتا سکتے کہ اچھائی کیا ہے لیکن برائی کو تلاش کر سکتے ہیں۔

☆ اس پر اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنا چاہوں گی ۔انبیا سچائی اور عدل کے علمبردار ہیں اور جھوٹے روایتی عقائد کے خلاف لڑتے رہے۔لیکن بہت سے لوگوں نے غار کی تمثیل کی طرح انبیا کو مسترد کر دیا۔قرآن کریم میں کافروں کے متعلق آتا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر ایک بڑا جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے اور ان لوگوں نے جنہوں نے حق کا انکار کیا جب وہ ان کے پاس آیا کہا کہ یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ بھی نہیں ۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔کیا اسی کی وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں۔بلکہ یہ ایک سرکش قوم ہیں۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرتے ہیں قرآن میں ہے کہ وہ حقیقت سے نفرت کرتے ہیں دراصل بنی نوع انسان سکون اور عارضی اطمینان کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ اسلام کا finitness کے متعلق نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اس کی مخلوق فانی ہے۔اسلام انسان کو صرف جسم یا دماغ تک محدود نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ جسم ، دل ، دماغ اور روح ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔نیکی ایمان اور ہماری روح باقی رہ جائے گی۔ موت ایک اچھی اور بامعنی زندگی کے لئے ایک انجن کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ جب ایک مسلمان خدا کو تمام دنیاوی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے تو وہ اس کے لیے اس دنیا میں جنت بن جاتی ہے۔شریعت بھی معاشرے میں انصاف ، یکجہتی ، ہمدردی اور امن قائم کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔

اسلام کے مقاصد: انسان کو خدا تعالیٰ سے اتنا پیار کرنا چاہئے کہ دیگر محبتیں ماند پڑ جائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکچر لاہور میں فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ اپنا آپ خدا کے حضور پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

.... a desired destination for royal wedding & celebrations.

2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

آخر میں دونوں تصورات کا موازنہ کرتے ہیں ۔ Critical Theory کا مقصد عظیم ہے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوئی عملی ہدایت اس تھیوری میں نہیں ملتی۔ مثلاً اس کی تنقیدی بیداری انسانی عیوب اور دیگر قسم کے فریبوں کا دفاع نہیں کرتی۔ اس میں سچائی اور اس کے حصول کے ذرائع اور خدا کے متعلق کوئی واضح تعین نہیں ملتا۔ اس کا سب کچھ اخذ کردہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام کی مخصوص تعلیم ہے کہ کیسے سچائی کو پایا جائے اور کیسے اس کے ذرائع تک پہنچا جائے ، کیسے گناہوں سے نجات ممکن ہے اور کیسے کوئی ان سے اپنا دفاع کرسکتا ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدرت، طاقت، توحید کا حقیقی مالک ہے تو ہم یہ جان پاتے ہیں کہ ہمیں اس کی بہت ضرورت ہے تو یہ تصور ہمیں زیادہ آزادی دیتا ہے۔

میں اپنے پیارے آقا کے ان الفاظ کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی کہ اگر ہم الٰہی تجلیات کی حرارت سے حصہ پانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر سے باطل کی تاریکی ، راحت طلبی، فریب اور دیگر برائیاں دُور کرنا ہوں گی اور اعلیٰ اخلاقیات اپنے اندر پیدا کرنا ہوں گی۔

اگر ہم مادہ پرستی کے بُرے اثرات سے اپنی اگلی نسل کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں انہیں مذہب اور اخلاقیات کے درمیان ارتباط (تعلق) کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مادی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں ان کا تعلق روحانیت اور مذہب سے جوڑنا ہوگا ۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرنے کی بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے پیارے حضور اور میری عزیز بہنو! اس توجہ کے لئے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے تو پُورا پڑھا ہی نہیں ۔ آدھے آدھے پوائنٹ پڑھے ہیں۔ اب تم لوگوں نے سوال کرنا ہے تو اپنے ہاتھ کھڑے کرو۔

ایک طالبہ نے پوچھا کہ اس نے پڑھا تھا کہ جو caves کی explanation تھی وہ sokratis علیہ السلام کی تھی لیکن انہوں نے یہ پڑھا تھا کہ یہ افلاطون کی تھی۔ اس پر جب پریزنٹیشن کرنے والی طالبہ نے بتایا کہ افلاطون sokratis علیہ السلام کے طالب علم تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اچھا، دونوں استاد شاگرد اکٹھے رہتے تھے۔

ایک طالبہ نے پوچھا : شروع میں اس پریزنٹیشن میں بتایا گیا تھا کہ جو اشتہارات ہوتے ہیں ان میں ایک illusion پیدا کیا جاتا ہے کہ ان کے product کو استعمال کرکے ہم بہتر محسوس کریں گے۔ تو یہ تو جھوٹ نہیں ہوجاتا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : ہوجاتا ہوگا۔ وہ اشتہار دینا؟ وہ تو جھوٹ ہے۔ بلکہ اگر تم میں عقل ہے تو نہ استعمال کرو۔ اس نے تو coffee کی مثال دی ہے ۔ میں اشتہار دیکھنے کے باوجود وہ coffee نہیں پیتا جسکا اشتہار میں ذکر ہے۔ لیکن بعض قسم کی پیتا ہوں۔ ہر قسم کی نہیں پیتا۔ لیکن اشتہار تو ہے ہی جھوٹ ۔ دنیا کے business کا جو نیا نظام ہے وہ تو سارا جھوٹ پر ہے۔ اتنی زیادہ اشتہار بازی ہوتی ہے کہ انسان کو temptation ہوجاتی ہے۔ پھر دوسری طرف جو بینک ہیں وہ بھی پھر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کمپنی یہ facilities دے رہی ہے ہم اس کے لئے loan تمہیں دیتے ہیں۔ تم ہم سے loan لو اور چیز خرید لو۔ اس کی ضرورت نہیں بھی ہوتی تو پھر بھی انسان وہ لے لیتا ہے۔ اس طرح ایک vicious circle میں وہ پڑ جاتا ہے اور پھر loans کے اندر اتنا دب جاتا ہے کہ آدھی دنیا جو ہے اس کے پاس cash تو کوئی نہیں بلکہ credit cards پر گزارا ہے اور ultimately کیا ہوتا ہے کہ bankrupt ہوجاتے ہیں یا سارا کچھ بیچ باچ کے ختم ہوجاتے ہیں۔ اپنے گھر بھی دے دیتے ہیں تو یہ جھوٹ کی بنیاد تو اس ماڈرن زمانہ کی ہے جو بزنس ہے جو ٹریڈنگ ہے اور جو کچھ بھی اس میں ہے کافی جھوٹ ہے اس لئے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر ہم اس کو سمجھ لیں کہ یہ جھوٹ ہے تو بہت سارے لوگ بچ جائیں اس لئے میں اس پر خطبہ بھی دے چکا ہوں، میرے خیال میں جو 2008ء میں دیا تھا اس کے بعد بھی دیا کہ اشتہاروں کی وجہ سے ہم نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور صرف ضرورت کی چیزیں لینی چاہئیں اور قرضہ پر اور credit پر ہمیں کچھ نہیں لینا چاہئے۔

ایک طالبہ نے پہلی پریزنٹیشن کے حوالہ سے سوال کیا کہ جو نصاب ہماری جماعت اسلامیات کا پڑھائے گی کیا اس میں ہماری جماعت کا تعارف بھی شامل ہوگا یا نہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : جو تعلیم دے گی اس میں کنٹروورشیل ٹاپکس نہیں ہوں گے۔ ہم نے جو سلیبس ان کو بنا کردیا تھا ، جہاں جہاں دو یا تین اسٹیٹس میں یہ بن گیا ہے، مَیں نے بنیادی ہدایت یہی کی تھی کہ کوئی ایسا issue نہ رکھنا بلکہ صرف یہ دیکھنا کہ ہم نے یہ تعلیم دینی ہے کہ قرآن کی تعلیم کیا ہو اور قرآن کیا کہتا ہے ۔ پھر جو چھ حدیث کی آتھنٹک کتابیں ہیں ان کے مطابق ہو اور تاریخ ایسی ہو جس کو سارے مانتے ہوں، فرقوں کے جو کانٹروورشیل ایشوز ہیں وہ نہیں شامل کرنے ۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ بتادیں کہ اسلام میں اتنے فرقے ہیں ۔ لیکن ان کے کیا اسکول آف تھاٹس ہیں ان کی ڈِٹیلس کیا ہیں وہ نہیں بتانی۔ یہ بنیادی چیز اسلام کی تعلیم ہم نے دینی ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا : حضور میرے دو سوال ہیں وہ ملتے جلتے ہیں۔ اگر ایک نومولود بچہ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد برین ڈیتھ کنڈیشن میں چلا جائے تو پھر اس صورتِ حال میں کیا کرنا چاہئے؟ کیا وینٹی لیٹرس استعمال کرنے چاہئیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : وینٹی لیٹرس تو اس وقت تک استعمال کرنے چاہئے ہیں چند گھنٹوں تک یا دو تین دن تک دیکھو۔ کوئی بچہ ہو یا بوڑھا ہو یا کوئی بھی ہو۔ اس سے زیادہ مَیں نہیں کرتا۔ کیونکہ زندگی تو prolong کرسکتے ہیں لیکن quality of life نہیں بنا سکتے۔ اس لئے اپنے آپ کو بھی اور بچے کو بھی تکلیف میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طالبہ نے عرض کیا کہ دوسرا سوال یہ تھا کہ برین ڈیتھ کنڈیشن میں روح جسم سے پرواز ہوجاتی ہے یا پھر جسم میں ہی ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : جب تک انسان مکمل طور پر نہیں مرتا اس وقت تک روح تو اس کے ساتھ ہے۔ اور جب تک برین active ہے وینٹی لیٹرس اس کو آکسیجن دے رہا ہے۔ اس وقت تک جب تک برین کام کررہا ہے۔ اور جب برین کام نہیں کررہا پھر تو ختم ہوگیا۔ بچہ ہی ختم ہوگیا تو اس کو پھر آرٹیفشل مشینوں پر رکھا ہوا ہے۔ تو پھر تقریباً سمجھیں کہ ختم ہی ہوا ہے۔ کہتے ہیں روح کچھ عرصہ کے لئے نکل کر جسم سے اُوپر ہینگ کررہی ہوتی ہے۔ تو شاید اس وقت suspending posiztion میں ہو۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا : جو بڑے بڑے بزنس ہیں اور کمپنیاں ہیں اور بینکس ہیں امریکہ میں ان پہ یہودیوں کا قبضہ کیوں ہے؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اس لئے ہے کہ جو یہودیوں پر ظلم کئے گئے ایک تو ویسے انہوں نے اپنے آپ کو تجارت میں ڈالا ۔ بزنس میں ڈالا۔ اسی وجہ سے ان کو نقصان پہنچا تھا کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا، تو انہوں نے سوچا کہ جب ہم لوگ اکانامی دُنیا کی کنٹرول کرلیں تو پھر ہمارے پیچھے دنیا چلے گی اس لئے انہوں نے اس کو اختیار کیا اور پھر ایمانداری سے اس پر چلے بھی۔ اپنے لئے ایمانداری رکھتے ہیں دوسروں کے لئے نہیں۔ تو ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ جو بھی سلوک ان سے دنیا میں ہوا اس کی وجہ سے انہوں نے پھر اس پر زور دیا۔ آج امریکہ کی اکانومی اور دوسری بڑی اکانومی پر ان کا قبضہ ہے یا ان کے influence میں ہے۔ اسی طرح جوفری میسن کی تحریک ہے اس نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اور اس نے نہ صرف اس پر قبضہ کیا بلکہ دنیا کے بڑے بڑے لوگ جو یہودی نہیں بھی تھے اس کو کسی طرح اس تنظیم میں شامل کرکے ساتھ ملا دیا۔ اور اس زمانہ میں اسی لئے جب یہ سارا کچھ ہورہا تھا 1903 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ freemason تم پر مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ اللہ کو پتہ تھا کہ اس وقت یہ بن رہے ہیں۔ اور انہوں نے اکانومی پر بھی قبضہ کرلینا ہے اور دنیا پر ہر جگہ قبضہ کرلینا ہے لیکن وہ حقیقی اسلام جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے revive ہونا تھا اس پر وہ قبضہ نہیں کرسکیں گے ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تسلی دے دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں ذمہ داری بھی دے دی کہ ہم دین سیکھیں اور صحیح اسلام پر عمل کریں ۔ اس لئے اس وقت بھی انہوں نے جب یہاں کے اور یُو.کے کے بادشاہ کو اپنا ممبر بنالیا۔ 1908 میں اسرائیل قائم ہوجانا تھا لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے نہیں ہوا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد نہیں ہوسکا لیکن ایک لمبا عرصہ ان کی یہ پلاننگ چل رہی تھی تو پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کو موقع مل گیا۔ اس لئے پھر وہ ملک بن گیا۔ لیکن اس کے پیچھے بہت لمبی پلاننگ چل رہی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور وہ اس ظلم کے نتیجہ میں ہے جو ان پر ہوا۔ تو انہوں نے دنیا کی اکانومی پر قبضہ کرلیا۔ اس لئے ہمیں دین تو سیکھنا ہی ہے تاکہ ان کا مقابلہ کرسکیں۔ اور یہ بھی ہے کہ اگر اب یہ ظلم جاری رکھیں گے تو ان کو جو ملک اللہ تعالیٰ نے دیا ہے قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ تیسری دفعہ جب یہ ظلم کرکے باہر نکلیں گے تو پھر دھکے کھائیں گے۔ لیکن وہ حل کیا ہوگا۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ہوگا اور وہ کسی تلوار کے زور سے نہیں ہوگا جو مسلمان کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر اسلام کے خلاف طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے ہمیں اپنے آپ کو دین میں اور عمل میں بڑھانے چاہئے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ایک دوسری طالبہ نے سوال کیا : پاکستان میں ہمیں اس لئے آگے بڑھنے کا موقع نہیں مل پاتا کہ ہم احمدی ہیں اور یہاں پر مجھے یہ problem face آرہی ہے کہ میں پاکستانی ہوں۔

اس طالبہ نے عرض کیا : زبان کا بھی مسئلہ ہے لیکن انگلش میں ہوجاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اگر اتنا potencial ہو تو پاکستانیوں والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جو اچھے لوگ ہیں ، پاکستانی ہونے کے باوجود اچھی جگہوں پر ان کو جگہ مل جاتی ہے۔

اسی طالبہ نے عرض کیا : حضور مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آگے میں یہیں اپنی job تلاش کروں یا پاکستان کا آپشن رکھوں کیونکہ جو حالات ہیں یہاں پر بھی ٹھیک نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ڈگری باقی دنیا میں بھی ریکوگنائز ہوجاتی ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا جی حضور ہوجاتی ہے۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : پھر مختلف جگہوں پر بھی explore کریں۔ امریکہ میں بھی اور کینیڈا میں بھی اور یو کے میں بھی اور یہاں بھی۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا : مَیں اس وقت اسلامک اسٹڈیز پڑھ رہی ہوں ۔ میرا سوال یہ تھا کہ اپنے بیچلر کے بعد مَیں کس ڈائریکشن میں جاؤں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : آپ اسلامک اسٹڈیز پڑھ رہی ہو اس کے بعد صرف ایک ہی آپشن نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ ماسٹر کرلو یا پھر ٹیچنگ ایجوکیشن کرو۔

اس طالبہ نے عرض کیا: مَیں اپنا ماسٹر تو کرنا چاہتی ہوں اور پھر ٹیچنگ بھی۔ یہ بہتر ہے میرے لئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ میں جماعت کی خدمت کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے ۔ یہ وہی ہے جو پہلی پریزنٹیشن میں ہم نے دیکھا۔ ہمیں اسلامک اسٹڈیز کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی اور آپشن تمہارے ذہن میں ہے؟ اس پر طالبہ نے کہا : مَیں نے سوچا شاید انٹرنیشنل رِلیشن کے میدان میں جاؤں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ ٹیچنگ ہی ٹھیک ہے۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا اگر یہاں جرمنی میں medicali assisted suicide کو legalised کردیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے لئے پھر بھی جائز نہیں ہے۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا: جو psoriasis یعنی ایک ایگزیمہ کی قسم ہے اس کا ہومیوپیتھی سے علاج کرنا چاہئے کہ نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک چھوٹا بچہ ہے تو مَیں نے کہا ہوا ہے کہ نہ کرو، کیونکہ ہومیوپیتھک اس کو مزید aggravete کردیتا ہے۔ اور بچے بے چین ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ آدمی بستر پر لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تو کھڑا کھڑا ہی رہے گا اور وہ اتنا زیادہ ہے کہ nerve کو بالکل shutter کرکے رکھ دیتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو برداشت کرسکتے ہیں جن سے برداشت ہوجائے تو اس

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وقت علاج کریں اس سے پہلے ذرا نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر low potency میں ہومیوپیتھی کھاتے رہیں تو پھر ٹھیک ہے، ہوجاتا ہے۔ یہاں قریب ویزبادن میں ایک چشمہ ہے گرم پانی کا، قریب ہی ہے یہاں سے، اس میں نہاؤ اور ہاتھ منہ دھوتو اس سے بھی میں نے دیکھا ہے فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر ہومیوپیتھی کا علاج کرنا ہے تو high potency میں نہیں کرنا بلکہ low میں کریں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا: مَیں اس سال سے اسٹڈی شروع کررہی ہوں، تو آپ کی کوئی pencil مل سکتی ہے میرے پاس پہلے کوئی نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر کسی وقت لے لینا۔ ایک طالبہ نے عرض کیا: مَیں اس سال کمپیوٹر سائنس میں بیچلر کررہی ہوں تو اب اس فیلڈ میں جماعت کی خدمت کس طرح کرسکتی ہوں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب پہلے کرلینا پھر بتادینا۔ سال یا ڈیڑھ سال بعد، جب آپ کا کورس مکمل ہوجائے گا ہوسکتا ہے جماعت کو مزید ضرورت پڑ جائے۔ لجنہ کو بھی ضرورت پڑسکتی ہے جماعت کو بھی ضرورت پڑسکتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر طالبہ نے بتایا کہ وہ وقف نو میں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر اپنی تعلیم مکمل کر کے لکھ کر دے دینا۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا، ہمیں حدیث سے پتا لگتا ہے کہ انہوں نے فارس کے رہنے والوں میں آنا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہاں لکھا ہے کہ فارس کے رہنے والوں میں آنا تھا؟ طالبہ نے کہا ایک حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو انہوں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ فارس کے رہنے والوں کے لئے آنا تھا۔ نہ کوئی جگہ لکھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب سورۃ جمعہ کی آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ (سورۃ جمعہ آیت 4) نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو آخرین میں شامل ہوں گے اور ابھی ہمارے ساتھ نہیں آئے۔ جب تین دفعہ پوچھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو پھر تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جواب دیا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ فارسی الاصل بھی ہوسکتا ہے اور ایک یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عربی نہیں ہوگا۔ اس ساری مجلس میں صرف ایک غیر عربی بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضرت سلمان فارسی تھے۔ تو مطلب یہ تھا کہ غیر عربی ہوگا۔ اور اس کے مطابق اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگئے۔ اب سوال کیا ہے آپ کا۔ اس طالبہ نے عرض کیا: میرا سوال یہ تھا کہ جب بھی کوئی نبی وغیرہ آتے ہیں تو ان کے آنے کی کوئی وجہ ہوتی ہے اور یہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ان میں سے آنا تھا۔ یعنی یہ سوال اکثر مجھے سننے کو ملتا ہے کہ کیا وہاں کے لوگ بہت گناہ گار ہونے تھے یا کیا وجہ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ اس وقت جو مسلمانوں کی حالت تھی عمومی طور پر، sub continent ہندو پاکستان میں بڑے فساد کی حالت تھی۔ ایک طرف جو علماء تھے انہوں نے دین کو بگاڑ دیا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت کا اتنا زور تھا کہ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہوگئے تھے۔ بڑے بڑے مولوی پادری بن گئے تھے۔ اس سے بڑی فساد کی اور کیا جگہ ہوسکتی ہے؟ یہ حالات پیدا ہوئے تو وہاں اس علاقہ میں آپؑ مبعوث ہوئے کہیں غیر عرب علاقہ میں آنا تھا۔ اور غیر عرب جگہ میں آنا تھا اور مسلمانوں میں جو فساد کی سب سے بڑی جگہ تھی وہ ہندوستان تھا جس میں بڑی پاپولیشن تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا۔ باقی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ یہ نبوت تقسیم کرنا یا دینا میرا کام ہے تمہارا کام نہیں ہے۔ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ جس کو مرضی چاہوں دے دوں۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا میں نے Abitur کیا ہے اور مجھ سے فیصلہ نہیں ہورہا کہ میں آگے کیا سٹڈی کروں کیونکہ میں ایک بہت creative field میں پڑھنا چاہتی ہوں جیسے گرافک ڈیزائن یا میڈیا ڈیزائن ہوتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ بہت تھوڑی لجنہ اس فیلڈ میں کام کرتی ہیں۔ مَیں تو کسی کو جانتی نہیں ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا گرافک ڈیزائن میں انٹرسٹ ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سب سے آسان کام کمپیوٹر سائنس کا ہے۔ گرافک ڈیزائننگ کا ہے تو پڑھنا ہے تو پڑھ لو۔ یا میڈیا ڈیزائن بھی بے شک کرلو۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: جب انسان ڈاکٹر بنتا ہے تو وہ ڈیڈ باڈی کے ذریعہ ریسرچ کرتا ہے تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تم انسانیت کی خدمت کے لئے کسی مردے کے ذریعہ ریسرچ کررہی ہو یا کوئی ایسی چیز استعمال کررہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اجازت ہے۔ اپنے آرگن دینے کی اجازت دینے کی اجازت بھی اسی لئے ہے۔ جسم کے آرگن آپ دوسرے کے لئے دیتے ہیں۔ اس پر طالبہ نے پوچھا: تو کیا ہم بھی اپنا ڈیڈ باڈی ڈونیٹ کرسکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کرسکتے ہیں اگر آپ موصی نہیں ہیں تو۔ وہ لوگ جو لاوارث ہوتے ہیں، ان کے لئے عموماً ہوتا ہے، عموماً رشتہ دار برداشت تو نہیں کرتے۔ تو ایسے لوگ جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ان کی باڈی تجربہ میں آجاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے پھر اگلے والوں نے decide کرنا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں بھی یا نہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا: میں بائیوٹیکنالوجی پڑھ رہی ہوں ساتھ میڈیکل ریسرچ بھی ہے۔ ہم نے سیکھا ہے کہ نئی ریسرچ ہوئی ہے crispr cas یعنی gene editing کرسکتے ہیں۔ یہ بالکل نیا آئڈیا ہے کہ پیدائش سے پہلے جب پتہ ہوتا ہے کہ امکان ہے کہ اس بچے کو کینسر ہوسکتا ہے کیونکہ وراثت میں اس کو ملے گا وغیرہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سو فیصد sure ہو، تو اس کو abort کرانے کی اجازت ہے۔ طالبہ نے عرض کیا لیکن gene editing ہوتی ہے۔ وہ پھر silence کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچہ کو ضائع کرنا ہے یا اسے بچانا ہے۔ اس طالبہ نے کہا اسے بچانا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا تو اس بچے کو ماں کے پیٹ میں ہی اس حصہ کو silent کروانا ہے۔ اس gene کو پھر silent کردینا ہے۔ تو یہ کرسکتے ہیں۔ طالبہ نے عرض کیا: پھر یہ رِسک ہے کہ انسان design کرنے نہ شروع کردے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈیزائن تو ویسے ہی منع ہے۔ وہ تو قرآن کریم میں ہی منع ہے۔ یہ نہیں کہ انسان سے بندر بنادو یا گائے کا سر لگادو، وہ نہیں ہے۔ تو اب آئیڈیا کیا ہے؟ طالبہ نے عرض کیا: میرے پروفیسر نے ہمیں لیکچر میں بتایا تھا کہ یہ جو farmer industries ہیں یہ صرف وہ کام کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ منافع ہو۔ صرف پیسوں کو دیکھتی ہیں۔ ہائیڈلبرگ یونیورسٹی میں یہ تجربہ کیا گیا کہ neuroblastoma کافی کم کیا گیا mice میں تو farmer industrie پھر پیسے نہیں دے رہی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں شائد ایسا موجود ہو جماعت میں کوئی ایسا سسٹم ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریسرچ کی جو فنڈنگ ہے وہ تو حکومتوں کے بجٹ بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ ابھی جماعت میں اتنا بجٹ کہاں ہے۔ ابھی مسجد تو بنائی نہیں جاتی آپ سے جو آپ نے سو مسجدیں بنانی ہیں۔ پہلے سو مسجدیں جب جرمنی میں بنالو گے پھر آگے بھی چلے جائیں گے۔ جب وقت آئے گا تو وہ بھی انشاء اللہ کرلیں گے۔ لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔

طالبہ نے سوال کیا: کیا قسمت ہوتی ہے؟ ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ اس کی تو قسمت ہی خراب ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو قسمت انسان خود بناتا ہے۔ جب برداشت کا مادہ ختم ہوجاتا ہے، یا بعض دفعہ شادیوں کے بعد خلع اور طلاقیں ہوجاتی ہیں یا لڑکے میں کوئی قصور ہوتا ہے یا لڑکی میں کوئی قصور ہوتا ہے یا دونوں میں برداشت نہیں ہوتی تو اس لئے جس حد تک بچانے کی کوشش کرنی چاہئے بچانا چاہئے۔ باقی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ایسی تقدیر تو نہیں جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی کہ یہ بدلی ہی نہیں جاسکتی۔ یہ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو اٹل ہے۔ ایک وقت میں آکر مرنا ہے۔ لیکن جوانی میں ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں کہ کئی دفعہ ایک شخص جو موت کے منہ میں بھی جارہا ہو تو واپس آجاتا ہے۔ اس کی تقدیر یہ تھی کہ اس حد تک چلا جاتا لیکن اس کو زندگی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ باقی یہ کہنا کہ اس کی قسمت ہی ایسی ہے اس کے ساتھ ہمیشہ ہی ایسا ہونا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ ہاں بعض دفعہ بعض فیصلے انسان کرلیتا ہے جو سمجھ نہیں آتی کہ غلط ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کزن کی شادی حضرت زیدؓ سے کردی تھی پھر علیحدگی ہوئی۔ اور پھر بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی اس کزن کے ساتھ کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ یہی بہتر ہے۔ اور پھر بعد میں آخر کیا ہوا۔ حضرت زید نے طلاق دی اور بعد میں وہ امہات المومنین میں شامل ہوگئیں۔ یہ چیزیں بعض دفعہ اجتہادی غلطیاں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ اس کی قسمت خراب ہے یا ہر دفعہ قسمت خراب ہی رہے گی، تو یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر کسی کے ساتھ ایسا واقع ہوجاتا ہے تو آئندہ اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا: شرائط بیعت میں مَیں نے پڑھا ہے کہ جہاں درود شریف باقاعدگی سے پڑھنے کا ذکر آتا ہے کہ ایک خاص درجہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے آپ کو وسیلہ لکھا ہوا تھا تو اس کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اذان کے بعد کی دعا آتی ہے؟ وہاں بھی وسیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے تک وسیلہ جو ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اور اس کے فرشتے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اے مومنو! تم بھی رسول اللہ پر درود بھیجا کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دے دیا ہے تو وہ وسیلہ بن گئے۔ وسیلہ کا مطلب ہے ذریعہ بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی آخری دین ہے اور یہی آخری شریعت ہے اور یہ ہی آخری نبی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم النّبیّین ہیں۔ آپؐ کے علاوہ اور نہ کوئی دین باقی رہا اور نہ نیا دین آسکتا ہے۔ اگر کچھ ہے تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
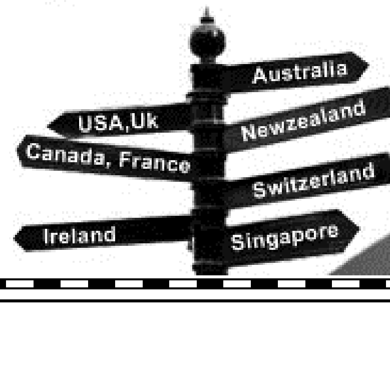

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ اور فرّخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
13؍اگست 2016ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 45 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعدازاں حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس ہوا۔

دس بجے صبح جلسے کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم محمد بن صالح صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم (مع اردو ترجمہ) مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 8 تا 11 کی تلاوت کی۔ مکرم حفیظ احمد صاحب آف یوکے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ، برطانیہ) کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ’’شرائط بیعت کے عملی تقاضے‘‘ تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب (مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ) نے ’’حضرت مسیح موعودؑ اور اتّباع سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کے موضوع پر کی۔

اسکے بعد مکرم رانا محمود الحسن صاحب یوکے نے حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

عہدِ شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ

میں سے چند اشعار ترنم سے پڑھے۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر اردو میں تھی جو مکرم مبشر احمد ایاز صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن، ربوہ) نے ’’خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی پر کیا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض‘‘ کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

خدمتِ دین کو اِک فضل الٰہی جانو

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ مردانہ جلسہ گاہ میں پڑھی جانے والی اس نظم کے ساتھ یہ اجلاس 12 بجکر 4 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ مستورات میں آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجکر 9 منٹ پر زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ مستورات نے نعروں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ کرسی صدارت پر تشریف لانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی اور ساتھ ہی ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔

اس کے بعد محترمہ فاتحہ حمید صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام ؎

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے

میں سے چند اشعار پیش کئے۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعدازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے رپورٹ پیش کی اور پھر تعلیمی میدان میں مختلف اعزاز پانے والی طالبات کے نام باری باری پکارے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسکے بعد 12 بجکر 46 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں چاہے وہ امراء کے طبقہ میں سے ہیں یا عوام الناس میں سے ہیں، امیر ہیں یا غریب ہیں، سب اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور اس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اس کا حق ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلنے والے ہیں چاہے مرد ہوں یا عورتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کی بشارت دی تو عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بھی مخاطب فرمایا۔ بعض جگہ صرف انسانوں کا لفظ استعمال کیا، مومن کا لفظ استعمال کیا لیکن یہاں جنت کی بشارت دیتے ہوئے مرد اور عورت دونوں کے نام لئے۔

اس بات کی تائید میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبۃ کی آیات 71 و 72 مع ترجمہ پیش کیں اور فرمایا پس بڑا واضح ہے کہ جو انعام مردوں کو مل رہا ہے، جو مومنوں کو مل رہا ہے، وہی انعام عورتوں کو بھی مل رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیت 36 مع ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: پس وہ کام جو اجر عظیم کا مورد بناتے ہیں قطع نظر اس کے کہ یہ مرد کر رہے ہیں یا عورتیں ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ان کو اس کا انعام ملے گا اگر تم یہ نیکیاں انجام دو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ جہاں عمومی طور پر مومنین کو مخاطب کرنے سے مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے وہاں صرف مومنین کا لفظ استعمال کیا۔ جہاں خاص طور پر دونوں کے حقوق کو قائم کرنا ہے، اجر دینا ہے، جنت کی بشارتیں دینی ہیں، ان کی ذمہ داریوں کے ذکر کی ضرورت تھی، خاص تحریک کر کے انعامات کا ذکر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی وہاں مومنین اور مومنات کا، مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ بھی ذکر کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق اور باتوں کا ذکر نہیں کیا جس طرح اسلام نے کیا ہے۔ قرآن کریم ہی ہے جس نے واضح کیا کہ عورت کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے مرد کے اور عورت کی بھی خواہشات ہیں جس طرح مرد کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ کی عورت کو اس بات کا تجربہ نہیں کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو اپنے تحفظ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی سے اس کی ہر حرکت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب عورت کو اس کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اس کے حقوق کا بتایا جائے تو چاہے مغرب میں پلی بڑھی غیر مسلم عورت ہو وہ اس بات کا اظہار کرے گی کہ اسلام عورت کے حقوق قائم کرتا ہے اور عورت کا علیحدہ بیٹھنا کوئی اس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کے مطابق مردوں، عورتوں اور ہر ایک کے حقوق روشن کر کے، کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ پس اگر ہماری عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری میں کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں تو ان کو اس سے نکل جانا چاہئے۔ اس کے بجائے اب جبکہ میڈیا اسلام کے خلاف باتیں کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائیں کہ تم اسلام پر اعتراض کرتے ہو۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں جبکہ تمہارے مذہب یا کسی بھی مذہب نے یہ حقوق نہیں دیئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی حیات طیّبہ کے مختلف حالات و واقعات کا تذکرہ فرمایا جن سے اسلام میں عورتوں کے مختلف حقوق ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج مذہب کے خلاف قوتیں، انسانی حقوق کے نام پر دُنیا کو مذہب سے دُور لے جا رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے حقوق کے قیام کے نام پر ہی دُنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔ دُنیا یہ کہتی ہے کہ مذہب حق نہیں دیتا۔ ہم نے بتانا ہے کہ مذہب حق دیتا ہے اور انہی حقوق کی وجہ سے ہم تمہیں مذہب کے قریب لاتے ہیں اور ہم نے لانا ہے جس کے لئے ہماری عورتوں کو بڑا کردار ادا کرنا ہوگا اور ہمیں ان کے مددگار بننا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر عورت بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صحیح اسلامی تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں کو بھی عمل کروانے والی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تا کہ دُنیا اسلام کی تعلیم کا اور عورت کے حقیقی حقوق کا اصل چہرہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(خطاب کا مکمل متن اخبار بدر کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 31 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کرائی۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9؍ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی

☆ جماعت احمدیہ آٹپاڈی ضلع سانگلی میں مورخہ 11 مئی 2016 کو مکرم شیخ اسحاق صاحب امیر ضلع شولاپور۔سانگلی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم حکیم صاحب معلم سلسلہ نے کی۔نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خاکسار نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس جلسہ میں شولاپور، آٹپاڈی، خرشنڈی اور اچل کرنجی جماعتوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ (شیخ طاہر احمد، مبلغ سلسلہ آٹپاڈی)

☆ جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 18 مئی 2016 کو مکرم بشیر الدین محمود احمد افضل صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم، نعت اور قصیدہ کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم عبدالغنی اشرف صاحب، مکرم صلاح الدین ایوب صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالواحد خان، مبلغ سلسلہ شموگہ)

جلسہ یوم خلافت

☆ جماعت احمدیہ راٹھ میں مورخہ 29 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔نظم مکرم ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم ایوب صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم انوار محمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عطاء العزیز، مبلغ انچارج حمیر پور، یوپی)

☆ جماعت احمدیہ کھورا بیل، راجستھان میں مورخہ 29 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم محمد دین صاحب نے کی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مرزا اعظم بیگ ایم اے، معلم سلسلہ راجستھان)

☆ جماعت احمدیہ جگتھ گری گٹہ، حیدرآباد میں مورخہ 25 مئی 2016 کو مکرم محمد ضیاء اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم زبیر احمد صاحب نے کی۔نظم مکرم ضیاء اللہ صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے ''خلافت کی ضرورت امت مسلمہ کے لئے'' کے عنوان پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد معلم سلسلہ، جگتھ گری گٹہ، حیدرآباد)

☆ جماعت احمدیہ گاندھی دھام ضلع کچھ گجرات میں مورخہ 29 مئی 2016 کو احمدیہ مسجد کارگو میں مکرم کے ناصر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی فیروز علی صاحب معلم سلسلہ گنیش نگر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے خلافت سے متعلق اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں خاکسار اور مکرم امیر صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

☆ جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مورخہ 29 مئی 2016 کو بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد میں مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم سید فرقان احمد صاحب نے کی۔نظم مکرم سید عبدالنور صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں عزیز صداقت احمد اور عزیز قمر احمد نے تقریر کی۔عزیز امتیاز احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم اشرف احمد صاحب، عزیز ذوالفقار علی اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ آخر پر عزیز ابوالفضل اور محمد امتیاز احمد نے ایک ترانہ خوش الحانی سے سنایا۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد، برہ پورہ، بھاگلپور بہار)

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 29 مئی کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عارف احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی نے کی۔نظم مکرم کاشف احمد رائچوری صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سید کاشف احمد صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم جان عالم شیخ صاحب، مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ اور مکرم احمدی طاہر احمد صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔مکرم عبادت الحق صاحب نے ایک نظم پڑھی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

☆ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 29 مئی 2016 کو صبح 11 بجے مسجد الحمد سعید آباد میں امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب نے کی۔نظم مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے پڑھی۔عہد وفائے خلافت مکرم امیر صاحب نے دہرایا۔ بعدازاں مکرم مولوی شیخ نور احمد میاں صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان مبلغ انچارج حیدرآباد)

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 12 جون 2016 کو بعد نماز عصر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم اُسامہ عبدالسلام صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔نظم مکرم اشرف خان صاحب قائد مجلس بنگلور نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم سید شارق مجید صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحفیظ شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ سرینگر کے لیل و نہار

ماہ رمضان میں جامع مسجد سرینگر میں بعد نماز فجر درس القرآن اور بعد نماز عصر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔نماز تراویح خاکسار نے پڑھائی۔ مسجد احمدیہ فیض آباد میں مکرم الطاف حسین صاحب نے بعد نماز فجر باقاعدگی سے درس دیا۔نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔سری نگر کے حلقہ ارم لائن میں مکرم مولوی عارف احمد نائک صاحب اور مکرم نثار احمد ہیتو صاحب کے گھر نماز سینٹر قائم کرکے باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ درس القرآن، تجوید القرآن کلاس اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ (مقصود احمد بھٹی، مبلغ انچارج سری نگر)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں ماہ اپریل میں ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں تربیتی کلاسز کے علاوہ مجالس سوال و جواب اور ورزشی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ماہ جون میں ہر حلقہ میں تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا۔ حلقہ سعید آباد میں مکرم شیخ نور احمد میاں صاحب نے خدام اور اطفال کی اردو کلاس لی۔ حلقہ بی بی بازار میں مکرم ظفر احمد منظور صاحب نے خدام اور اطفال کی تعلیمی اور تربیتی کلاسز لیں۔ حلقہ فلک نما میں مکرم مولوی علام الدین صاحب اور اس حلقہ کے زعیم کلاس لیتے رہے۔

مورخہ 4/جون 2016 کو نائب امیر حیدرآباد، سیکرٹری دعوت الی اللہ حیدرآباد، مکرم سراج احمد صاحب اور خاکسار نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔سعید آباد حلقہ کے پولیس انسپکٹر، ہیرو ہونڈا کمپنی کے مینیجر اور الٰہ آباد بنک کے مینیجر کو قرآن مجید اور لیف لٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔اس کے علاوہ ڈیفنس میں وہاں کے آفیسرز کو قرآن مجید تیلگو اور جماعتی کتب دی گئیں۔ دوسرے دن مکرم نور احمد میاں صاحب کی قیادت میں ڈیفنس کے علاقہ میں تبلیغی دورہ ہوا۔

مورخہ 5 جون 2016 بروز اتوار حیدرآباد سے 20 کلومیٹر دور معین آباد میں ایک تبلیغی دورہ کیا گیا جس میں خاکسار کے علاوہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد، مکرم منیب احمد انصاری صاحب ناظم خدمت خلق، مکرم راشد احمد صاحب ناظم اطفال حیدرآباد نے شرکت کی، جہاں اسکول کے ایک پروگرام میں خاکسار کی تقریر ہوئی اور لیف لیٹ تقسیم کئے گئے۔

مورخہ 20 جون 2016 بروز سوموار عثمانیہ ہسپتال حیدرآباد میں لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید آباد اور فلک نما کی طرف سے 350 مریضوں کو کپڑے تقسیم کئے گئے اور 4 وہیل چیئرز دی گئیں۔ ڈاکٹر صاحبان کو قرآن مجید اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔

مورخہ 22 جون 2016 کو امیر ضلع حیدرآباد، قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد، مکرم عادل احمد خان صاحب، مکرم مزمل احمد صاحب اور خاکسار نے جناب اندرا کرن ریڈی صاحب منسٹر آف لاء سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کا تعارف کرایا اور قرآن مجید تیلگو اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔

مورخہ 19 جون 2016 بروز اتوار بعد نماز عصر افضل گنج، حیدرآباد میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید مبشر احمد صاحب نے اطاعت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر، رمضان کی اہمیت اور وصیت کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

قادیان میں واقفین و واقفات نو کی خصوصی کلاس و تقریب آمین کا انعقاد

مورخہ 4 جون 2016 کو مسجد ناصر آباد قادیان میں مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت 10 سال تک کے واقفین و واقفات نو بچوں کی ایک خصوصی کلاس منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن مجید، نظم اور ترانہ کے بعد بچوں نے خلافت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے اقتباس سنائے۔اس دوران محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے بچوں سے خلافت کے متعلق سوالات بھی کئے۔آخر پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے خلافت احمدیہ کے ساتھ وفاداری اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کے متعلق نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 5 جون 2016 کو مسجد مبارک قادیان میں 10 سال تک کے 30 واقفین و واقفات نو بچوں کی مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے آمین کروائی۔ان بچوں کو نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کی جانب سے سند اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمۃ القرآن بطور تحفہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل دس بچوں نے 8 سال سے کم عمر میں ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا۔

عزیز ظافر احمد، عطاء الحسیب لون، ثاقب اقبال نائک، کاشف احمد، جری اللہ، ابتسام احمد، حفصہ فضل، ثمرین ناصر، عطیۃ المتین، مدیحہ سرفراز۔ اللہ تعالیٰ بچوں کو یہ اعزاز مبارک کرے آمین۔

(طاہر احمد بیگ، سیکرٹری وقف نو قادیان)

☆......☆......☆

اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان پر فضل فرمائے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش صحیح رنگ میں کرتے ہوئے ان کو بھی وفا اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 ؍اکتوبر 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان پر فضل فرمائے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش صحیح رنگ میں کرتے ہوئے ان کو بھی وفا اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ نابغہ طاہر بنت مکرم منیر احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم کاشف احمد ظفر باجوہ (واقف نو) کارکن ایم ٹی اے کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو واقفین نو ہیں بڑی محنت سے نہ صرف اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں بلکہ علم بھی رکھتے ہیں اور اپنے علم کو صحیح استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی توفیق دیتا رہے کہ اپنے وقف کو ہمیشہ نبھانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اس خاندان کا تعارف یہ ہے کہ نابغہ طاہر کے دادا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی مرحوم قادیان کے درویش تھے اور یہ بچی بھی ایم ٹی اے میں خدمت کر رہی ہے۔ اور کاشف، ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے سب جانتے ہیں۔ ان کی نانی سارہ رحمٰن صاحبہ بڑا لمبا عرصہ لجنہ یوکے کی خدمت کرتی رہیں، عہدیدار رہیں۔ اور ان کے نانا بھی ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سمیرا جاوید بنت مکرم خالد احمد جاوید صاحب کا ہے جو عزیزم سعید الدین احمد (واقف نو) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ سمیرا جاوید مکرم شریف کھوکھر صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی نواسی ہیں۔ اور سعید الدین، حنیف محمود صاحب جو واقفِ زندگی ہیں اور ربوہ میں ہمارے نائب ناظر اصلاح و ارشاد ہیں، ان کے بیٹے ہیں۔ خود واقف نو ہے۔ بچے کے دادا کو بھی ریٹائرمنٹ کے بعد کافی لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ تحریک جدید میں انہوں نے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے اور وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عینہ خان (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم نصیر احمد خان صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور یہ عزیزم محمد فواد ججہ (واقف نو) کے ساتھ جو مکرم محمد یوسف ججہ صاحب کے بیٹے ہیں، چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں واقف نو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ وقف نبھائیں۔ صرف یہ نہ ہو کہ واقف نو کا ایک ٹائٹل لگ گیا تو اسی پر خوش ہو جائیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمت دین کیلئے پیش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ کرن وسیم احمد بنت مکرم وسیم احمد صاحب یو ایس اے کا ہے جو عزیزم آصف محمود عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا مجیب احمد صاحب ہیں۔ اسی طرح بچی کے خاندان میں ان کے پڑدادا رحمت اللہ جنجوعہ صاحب پارٹیشن کے دوران شہید ہو گئے تھے۔ اور آصف محمود بھی ایم ٹی اے کے ساتھ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صالحہ الیاس (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم الیاس ڈار صاحب کی بیٹی ہیں اور جو عزیزم حسن منصور قریشی ابن مکرم محمد سہیل قریشی صاحب صدر جماعت ہیز کے ساتھ ساڑھے سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پہ طے پایا ہے۔ عزیزم حسن منصور قریشی کی والدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت علی بخش صاحب کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ احمد بنت مکرم سہیل احمد صاحب کا ہے جو احمد دانیال عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ بچی بھی حضرت مولوی عنایت اللہ صاحب صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ ان کی پڑپوتی ہیں۔ اور دانیال عارف بھی فرنچ ڈیسک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 ؍اگست 2016 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امیر بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم ملک بشیر الدین صاحب۔ لندن)

29 ؍جولائی 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم ملک محمد ہاشم صاحب (سابق امیر جماعت کھیوڑہ، پاکستان) کی بیٹی تھیں۔ نہایت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، رحم دل اور غریبوں کی مدد کرنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ (ربوہ)

18 ؍جولائی 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ گاؤں کے متعدد غیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی۔ آپ کے بیٹوں میں سے ایک مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں، جبکہ دوسرے بیٹے مکرم مرزا داؤد احمد صاحب کو ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرم نسیم احمد خان صاحب (ابن مکرم الطاف حسین خان صاحب، شاہجہانپوری) حال مورفیلڈن، جرمنی

6 ؍اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو نصرت آرٹ پریس ربوہ میں 27 سال تک کمپوزر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ عرصہ 30 سال سے جرمنی میں رہائش پذیر تھے، جہاں مورفیلڈن جماعت میں آپ کو بطور صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ کئی سال تک جلسہ سالانہ جرمنی پر شعبہ امانات میں بھی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ خلافت سے بہت عقیدت واخلاص کا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھواتے اور شکرگزار ہوتے ہوئے اس بات کا اظہار کرتے کہ ان کا چلنا پھرنا خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(3) عزیزم مسرور احمد ملک (دارالفتوح غربی ربوہ)

گذشتہ دنوں برین ٹیومر کے باعث ساڑھے بارہ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم صوبیدار ملک غلام یاسین صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت محلہ دارالفتوح ربوہ) کے نواسے تھے۔ بہت ذہین و فطین، حاضر جواب، صاف گو طبیعت کے مالک تھے۔ بیماری کے دوران بہت صبر اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور بیماری کے دوران بھی اپنی والدہ کو پریشان نہ ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ حضور انور کے خطبات بہت شوق سے سنتے اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ مرحوم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7925: میں فرحان احمد سلیم ولد مکرم عبد الواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ر جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 10 کنال والد کی طرف سے ہبہ بمقام چارکوٹ، مکان بمقام راجوری دو بھائیوں میں مشترکہ۔میرا گزارہ آمد از جائداد سالانہ -/10000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: صغیر احمد طاہر العبد: فرحان احمد سلیم گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 7926: میں عطاءاللہ کلیم ولد مکرم عبد الواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ ضلع راجوی صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ر جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 10 کنال والد کی طرف سے ہبہ بمقام چارکوٹ، مکان بمقام راجوری دو بھائیوں میں مشترکہ۔میرا گزارہ آمد از جائداد سالانہ -/10000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: صغیر احمد طاہر العبد: عطاءاللہ کلیم گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 7927: میں محمد کعبۃ اللہ ولد مکرم مولوی غازی الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن اِشرا، ڈاکخانہ کھامیڈا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 ر جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.5 کٹھہ رہائشی زمین۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5157 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غازی الرحمن العبد: محمد کعبۃ اللہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7928: میں سید فرید الحق ولد مکرم سید نصیر الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: خانپور، دہلی، مستقل پتہ: حلقہ دارالانوار، قادیان، گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ر جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: سید فرید الحق گواہ: سید نصیر الحق

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کہتی ہیں کہ جب بھی کوئی کپڑا لا کر میں دیتی تو آرام سے پہن لیتا اور بڑی تعریف کرتا۔مہمان نوازی میں تو بہت ہی بڑھا ہوا تھا اگر کوئی ایک دفعہ اس کی دعوت کر لیتا تو پھر بھولتا نہیں تھا اور جب کبھی وہ کہیں ملتے یا اسلام آباد آتے تو فوراً گھر آ کر کہتا کہ فلاں فلاں لوگ آئے ہوئے ہیں کھانا بنائیں ان کو کھانے پے بلائیں۔

نظام جماعت کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ایک دفعہ مجھے کہا کہ امی میرا دل کرتا ہے کہ میں اتنا اچھا مربی بنوں کہ جماعت کی بہت تبلیغ کروں اور اتنے احمدی بناؤں کہ آپ کو مجھ پر فخر ہو۔

ان کی بہن رفیعہ صاحبہ کہتی ہیں بڑا ہی پیارا بھائی تھا چھوٹا تھا مگر اس کی سوچ بڑی گہری تھی۔چھوٹا ہو کر سب کا خیال رکھنے والا اور ہر عمر کے لوگوں کے ساتھ ان کی عمر کے مطابق ہو کر بات کرتا اور آج تک کبھی اس نے کسی کا دل نہیں دکھایا ہر بات کو بڑے آرام سے سنتا اور بڑی عزت کے ساتھ جواب دیتا۔ اس کے بھائی اسد سلیم کہتے ہیں کہ بہت سادہ مزاج کا حامل تھا صاف اور سیدھی بات کرتا ہم نے حال ہی میں عزیزم کے لئے ایک نئی گاڑی خرید کر دی۔کہتے ہیں سب سے پہلی بات جو عزیزم نے اس گاڑی کے متعلق پوچھی وہ اس کی قیمت تھی اور کہا کہ بطور مربی مجھے سادہ زندگی گزارنی چاہئے اور بیش قیمت چیزیں نہیں لینی چاہئیں۔ہمشیرہ ان کی امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں۔ایک خوبی اس میں یہ تھی کہ کسی شخص کی برائی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور اس میں یہ صلاحیت تھی کہ لوگوں کے منفی خیالات کو اچھے رنگ میں بدل دیتا تھا۔اس کا کہنا یہی ہوتا تھا کہ ہمیں لوگوں کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور ان کی برائیوں کے متعلق باتیں کرنے کی بجائے ان کے متعلق دعا کرنی چاہئے۔طبیعت میں سادگی کی ایک مثال یہ ہے کہ والدہ صاحبہ اس کو عید پر نئے کپڑے خرید کر دیتیں تو وہ کپڑے پہن کر بہت فکرمند رہتا کہ کہیں ان کپڑوں میں ضرورت سے زیادہ تکلف اور دکھاوا نہ ہو جائے۔اس لئے اس پر اپنی کوئی پرانی چیز جیکٹ وغیرہ پہن لیتا۔

قدوس صاحب استاد جامعہ احمدیہ کہتے ہیں کہ بہت لائق طالبعلم تھا۔ کلاس میں سب سے آگے attentively بیٹھتے اور ہمیشہ مسکرا کر بات کرتا۔مجھے یاد نہیں ہے کبھی اس نے کسی قسم کے غصہ کا اظہار کیا ہو بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا۔کرکٹ کا بھی شوق تھا لیکن اگر سکور وغیرہ دیکھنا ہوتا تو ہمیشہ ٹیچر سے پوچھ کے جاتا۔ظہیر خان صاحب جامعہ احمدیہ کے استاد ہیں وہ بھی لکھتے ہیں کہ گذشتہ دو سالوں سے عزیزم رضا کی کلاس کو پڑھانے کی توفیق پا رہا تھا۔خاکسار نے اس بچہ میں ایک منفرد خوبی یہ دیکھی تھی کہ جو کام اس کے سپرد کیا جاتا اسے وہ نہایت محنت لگن اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کرتا۔بعض اوقات میں نے دیکھا کہ اس کام پر مامور باقی بچے اگر ادھر ادھر چلے گئے ہیں تو یہ اکیلا اس کام کو سرانجام دے رہا ہوتا تھا۔رضا سلیم کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ کبھی غیر ضروری سوال نہیں پوچھتا تھا اور جب کبھی سوال پوچھتا تو وہ عموماً مغربی دُنیا میں اسلام اور احمدیت کے بارے میں ہونے والے اعتراضات پر مبنی ہوتے اور بعض اوقات بتاتا کہ اس کی کسی غیر مسلم یا غیر احمدی دوست سے بات ہوئی اور اس نے یہ سوال پوچھا تھا گویا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں اسلام اور احمدیت کے دفاع اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینے کی ایک جوت جلا رکھی تھی۔اسی طرح وہاں کے استاد سید مشہود احمد لکھتے ہیں کہ گذشتہ سال مقابلہ بیت بازی میں حصہ لینے کے لئے عزیز نے تقریباً پانچ سو سے زائد اشعار یاد کئے تھے اور یہ خوبی بڑی نمایاں تھی کہ اشعار کو یاد کرنے سے پہلے ان کا مضمون سمجھا کرتا تھا۔کہتے ہیں رضا سلیم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔گذشتہ سال عزیزم کو وقف عارضی کے لئے ولور ہیمپٹن کی جماعت میں بھجوایا گیا جہاں عزیزم نے لیف لٹس کی تقسیم کے علاوہ مقامی احباب جماعت کے ساتھ مل کر متعدد تبلیغی سٹال بھی لگائے اور اس دوران ان کی ملاقات ایک انگریز سے ہوئی جو مذہباً ایک فعال عیسائی تھا۔عزیزم نے جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تحقیق کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب سے نجات پانے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے بارے میں بتایا تو وہ بہت حیران ہوا۔اسی طرح منصور ضیاء صاحب استاد ہیں جامعہ کے لکھتے ہیں کہ عزیزم کے رگ و ریشہ میں خلافت سے محبت اور اس کے لئے غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہتے ہیں جب بھی میں نے کلاس میں خطبات جمعہ کے بارے میں ذکر کیا اور کوئی جائزہ لیا خطبہ کے حوالہ سے، تو عزیزم کو بہت سی باتیں یاد ہوتی تھیں بڑے غور سے خطبہ سننے والا تھا۔

غرض کہ بیشمار واقعات لوگوں نے مجھے لکھے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے وہ بچہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔عزیزم کے دوست صرف اس کی خوبیاں بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ دوستی کا حق تو یہ ہے کہ اسے اب اس طرح ادا کریں کہ اس کی خوبیاں اپنا کر اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی ہمیشہ بہترین مددگار اور سلطان نصیر ملتے رہیں۔اللہ تعالیٰ والدین کو بھی اور بہن بھائیوں کو بھی سکون قلب عطا فرمائے اور جس صبر اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ان لوگوں نے اظہار کیا ہے اس پر ہمیشہ یہ قائم بھی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آئندہ ہر ابتلاء اور مشکل سے اللہ تعالیٰ ان سب کو بچائے۔حضور انور نے فرمایا نماز کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ ہوگی۔ جنازہ حاضر ہے میں باہر جا کر نماز جنازہ پڑھاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کرلیں۔

......☆......☆......☆......

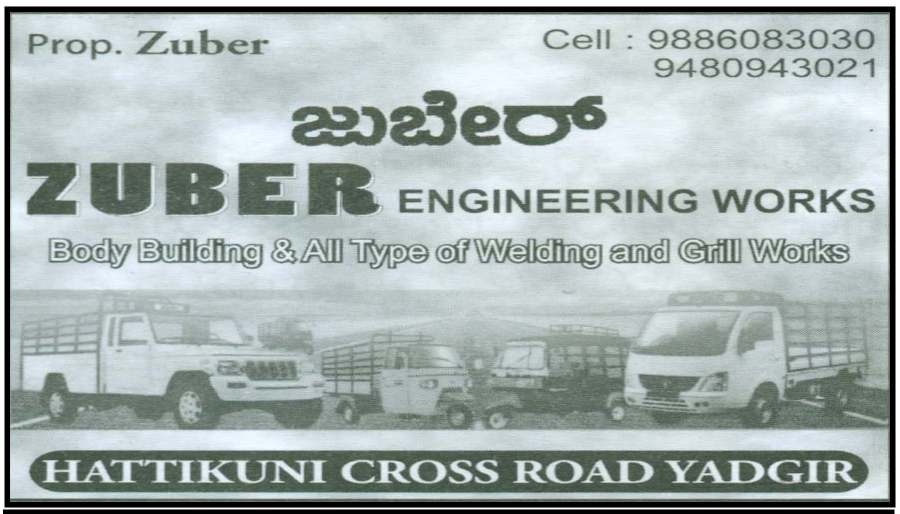

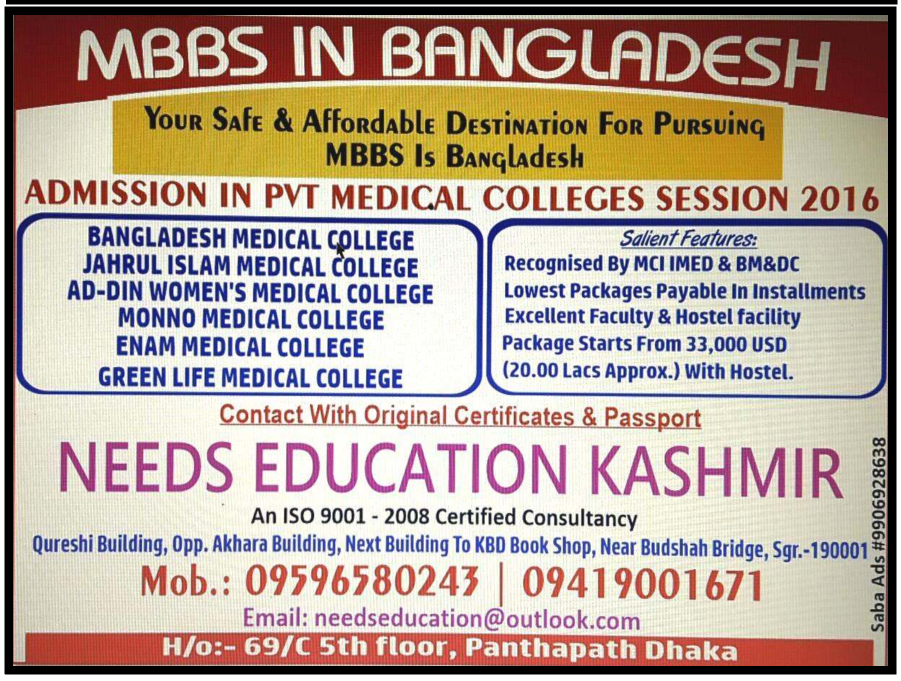

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 22 Sep 2016 Issue No. 38

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

- عزیزم رضا سلیم جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا *
- اللہ تعالیٰ دُنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں *
- عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے تعلق اور محبت، مہمان نوازی، جذبات کا احترام، یہ اس کے خاص وصف تھے *
- ایسے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُن لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن پر جنت واجب ہو جاتی ہے *

جامعہ احمدیہ یُو.کے کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم رضا سلیم کی وفات پر ان کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 ستمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر انسان جو دُنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے رخصت ہونا ہے۔ کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ بعض انتہائی بچپن میں اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ بعض بڑی عمر میں اور بعض لوگ اپنی عمر کے انتہائی حصہ کو پہنچتے ہیں۔ بعض وجود ایسے ہوتے ہیں جن کے اِس دنیا سے رخصت ہونے پر افسوس کرنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع ہوتا ہے اور اگر کوئی ایسی پسندیدہ شخصیت نوجوانی میں اور اچانک رخصت ہو جائے تو دُکھ اور افسوس بہت بڑھ جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے۔

پچھلے دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے عزیز جامعہ احمدیہ کے طالبعلم کی ایک حادثے کے نتیجہ میں بیس سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک عزیز نے مجھے بتایا کہ ان کے دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ اطلاع ملنے کے دو گھنٹے کے اندر ہی مرحوم کے والدین کے پاس افسوس کے لئے گئے تو کہتے ہیں کہ میری بیوی کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عزیز مرحوم کی والدہ نے کہا کہ وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔ یہ ہے وہ مؤمنانہ شان کا جواب جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں میں نظر آتا ہے۔ کوئی چیخنا چلّانا نہیں۔ ہاں افسوس ہوتا ہے، انسان روتا بھی ہے، صدمہ کی انتہائی حالت بھی ہوتی ہے اور ماں سے زیادہ کس کو جوان بچے کی تکلیف کا احساس ہوسکتا ہے اس سے زیادہ کس کو تکلیف ہوسکتی ہے یا باپ سے زیادہ کس کو اپنے جوان بچے کے رخصت ہونے کا احساس ہوسکتا ہے۔ باپ کے متعلق بھی مجھے یہی بتایا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی انتہائی صدمہ کی حالت میں تھے لیکن جب وفات کی اطلاع ملی تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پرسکون ہو گئے۔

پس یہی حقیقی مؤمنانہ شان ہے۔ جوان بچے کی اچانک موت کو اتنی جلدی بھلایا تو نہیں جا سکتا لیکن ایک مؤمن اپنے درد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر بیان کرتا ہے روتا بھی ہے اور تسکین قلب اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا بھی کرتا ہے۔

میں جرمنی کے سفر پر تھا واپسی کا سفر اس دن شروع ہوا تھا سفر شروع کرنے سے پہلے ہی مجھے اطلاع ملی کہ حادثہ ہوگیا ہے اور پھر راستے میں وفات کی اطلاع بھی ملی۔ عزیز بچے کا چہرہ بار بار میرے سامنے آتا رہا دعا کی توفیق بھی ملتی رہی۔ بڑا ہی پیارا بچہ تھا۔ جامعہ یو.کے کے بچے باقاعدگی سے کیونکہ مجھے ملتے رہتے ہیں اس لئے ان سے، ہر ایک سے ایک ذاتی تعلق بھی ہے اور واقفیت بھی ہے۔ ملاقات کے دوران اگر میرے پاس کچھ وقت ہو تو سوال و جواب بھی کر لیتے ہیں۔ اس بچے کی آخری ملاقات جب میرے ساتھ ہوئی تو کچھ سوال اس کے ذہن میں تھے۔ اس کے جواب میں کچھ وقت لگا، کافی تفصیل سے اس کو بتایا میں نے۔ مجھے تو یہ اس کے والد کے کہنے پر یاد آیا کہ اس ملاقات کے بعد عزیز رضا بڑا خوش تھا کہ آج کم و بیش پندرہ سولہ منٹ کی ملاقات میں میرے سوال کا تفصیلی جواب مجھے ملا۔

ہمیشہ اس کی آنکھوں میں خلافت کے لئے ایک خاص پیار اور چمک ہوتی تھی۔ عزیز جب جامعہ میں داخل ہوا ہے تو میرا خیال تھا کہ شاید کھیل کود میں زیادہ دلچسپی ہو لیکن اس بچے نے میرے اندازے کو بالکل غلط ثابت کر دیا۔ پڑھائی میں بھی ہوشیار نکلا بیشک کھیلوں میں دلچسپی تھی اور اخلاص و وفا میں بھی بہت بڑھا ہوا تھا۔ ایک جذبہ تھا کہ خلافت اور دین کی حفاظت کے لئے مَیں ننگی تلوار بن جاؤں اور جیسا کہ بعض حالات اس کے دوستوں نے لکھے ہیں اس نے یہ کر کے بھی دکھایا۔ بیشمار لکھنے والے اس کے دوستوں نے، اس کے کلاس فیلو نے، جامعہ کے طلباء نے، بہن بھائی اور والدین نے مجھ سے اس کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ ایک بات تو تقریباً ہر ایک نے لکھی کہ عاجزی خوش خلقی دین کی غیرت خلافت سے تعلق اور محبت مہمان نوازی، جذبات کا احترام یہ اس کے خاص وصف تھے۔ ایسے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن پر جنت واجب ہو جاتی ہے، جن کی ہر ایک تعریف کرتا ہے اور یہ بچہ تو دین کی خدمت کا ایک خاص جذبہ رکھتا تھا اور شاید کھیلوں اور ہائیکنگ وغیرہ میں بھی حصہ اس لئے لیتا تھا کہ صحت مند جسم دین کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ اس کے کوائف لکھنے والوں نے اس پیارے بچے کے بارے میں جو اظہار کئے ہیں ہر ایک اظہار ایسا ہے جو اس کی خوبیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

عزیزم رضا سلیم جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن سلیم ظفر صاحب کے بیٹے تھے 10 ستمبر 2016ء کو اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ 27 ستمبر 1993ء کو گلفرڈ یو.کے میں پیدا ہوئے تھے وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا محترم الہ دین صاحب کے ذریعہ آئی جن کا تعلق قادیان کے قریب ایک گاؤں سے تھا انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ عزیز نے 2012ء میں جامعہ احمدیہ یو.کے میں داخلہ لیا وہ اپنے خاندان میں پہلے مربی بن رہے تھے اور درجہ ثالثہ پاس کر چکے تھے اور رابعہ میں جانے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے وصیت کا فارم انہوں نے فل کر دیا ہوا تھا اور کارروائی ہو رہی تھی۔ میں نے کار پرداز کو لکھا کہ وصیت ان کی منظور ہے۔ والدین کے علاوہ دو بہنیں اور دو بھائی بھی ہیں ان کے۔

سلیم ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ ہمیشہ سچ بولتا تھا اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو چھپاتا نہیں تھا اگر ڈانٹ بھی پڑے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا اور سچ پر قائم رہنا اس کی عادت میں شامل تھا۔ بچوں سے بڑا پیار کرنے والا تھا اپنی بہن کے بچوں سے بہت پیار کرتا اگر وہ بہن اپنے بچوں کو ڈانٹتی تو یہ اتنا حسّاس تھا کہ خود رو پڑتا اور یہ کہا کرتا تھا کہ بچوں کی اصلاح مارنے سے نہیں ہو جاتی۔ دوسروں کو چیزیں دے کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ اگر کوئی چیز کھانے کے لئے اس کو دیتے کہ ہوسٹل میں جا رہے ہو یہ رکھ لو تو اگر تو وہ وافر ہوتی تو لے کر جاتا کہ میرے روم میٹ جو ہیں ان کو پوری آ جائے ورنہ چھوڑ جاتا کہ میں چھپ چھپ کے کھا نہیں کھا سکتا۔ اپنے دوستوں کے کپڑے بھی کہتے ہیں بعض دفعہ گھر لے آتا تھا کہ میرے دوست کے کپڑے ہیں ان کو دھو کر استری کر دیں۔ بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ پوری ذمہ داری سے ہر ایک کے کام کرنا خدمت کرنا اپنی ذات کے لئے تو بیشک ہاتھ روکتا تھا اسراف نہیں تھا لیکن دوسروں کے لئے بہت کھلا ہاتھ تھا اور وصیت بھی جیسا کہ میں نے کہا اس کی اللہ کے فضل سے منظور ہوگئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اس کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سنتا تھا اور بات سن کے کبھی خاموش نہیں رہتا تھا۔ بہت صابر تھا کبھی مانگتا نہیں تھا اس لئے ہمیں اس کی ضروریات کا خود ہی خیال رکھنا پڑتا تھا۔ پڑھائی کے دوران ہمیشہ اُن لڑکوں کی جو یو.کے سے باہر کے تھے انگلش میں بڑی مدد کیا کرتا تھا۔ غصہ نام کی تو کوئی چیز اس میں تھی نہیں ہمیشہ اس کو ہنستے مسکراتے دیکھا ہر ایک نے یہی لکھا ہے۔ نماز کا انتہائی پابند تھا۔

ان کے والد صاحب لکھتے ہیں مانچسٹر وقف عارضی پر گیا ہوا تھا جس دن واپس آنا تھا وہاں سے کسی نے ایک لفافہ اس کی جیب میں ڈال دیا۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ رقم تھی۔ رضا نے شکریہ کے ساتھ واپس کی اور کہا کہ انکل ہمیں یہ لینا منع ہے۔ اسی شخص نے چند دن بعد مجھے خط لکھا کہ ایک چھوٹا سا بچہ جو مربی بن رہا ہے وہ یہاں آیا تھا اور ہمیں حیران کر گیا۔ اگر ایسے بچے مربی بنیں گے تو یقینا جماعت میں روحانی تبدیلی آئے گی۔

ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے والدین اور جماعت کی اطاعت کرنے والا تھا۔ اس کا پیار کا انداز بہت نرالہ تھا خیال رکھنے والا بات ماننے والا ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملہ میں بڑے ہی اچھے انداز سے بات کرتا چھوٹوں اور بڑوں سے بڑے پیار سے پیش آتا میرے گھر کے کاموں میں مدد کرتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پوچھتا کہ آپ تھک گئی ہیں کوئی مدد کر دوں کبھی مجھے پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو نظر نہ آئیں۔ جامعہ سے واپس آتے ہی گھر میں سب لوگوں کا پوچھتا اور پورے ہفتہ سب کیسے رہے سب کی بڑی فکر سے پوچھتا۔ چھوٹا تھا تو اس وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسلام آباد جایا کرتے تھے تو سکول سے آتے ہی بھاگ جاتا تھا کہ میں حضور کو ملنے جا رہا ہوں اور ساتھ سیر بھی کرنی ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ ربوہ کی جو ہیں آجکل یہاں کافی بیمار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے ان کا ان کے گھر سے کافی تعلق تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ان کے لئے بڑی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی ان کیلئے قبول کرے۔ یہ لکھتی ہیں کہ میں نے جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر بڑے لوگ آ رہے ہیں اور بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ میں ڈر کر اٹھی اور اپنے شوہر کو کہا کہ مجھے خواب آئی ہے جس سے میں ڈر گئی ہوں مجھے اس خواب کا اچھا تاثر نہیں ہے تو صبح ہوتے ہی صدقہ دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ دفتر جاؤں گا تو صدقہ دے دوں گا لیکن اس سے پہلے ہی یہ اطلاع آ گئی افسوسناک۔ والدہ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad